مفتیان اہل سنت و جماعت کا مسعود احمد صدیقی المعروف ''لاثانی سرکار'' کے بارے
متفقہ تفصیلی فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرح متین اس بارے میں کہ ایک شخص جس کا نام صوفی مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار ہے، اس کے اقوال وعقائد کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(1) صوفی مسعود احمد صدیقی لاثانی اپنی کتاب وارث فقر کے صفحہ نمبر 174 پر لکھتا ہے: ''(۱۲-۶-۲۰۱۴- بروز جمعرات دن ساڑھے گیارہ بجے) میں نے دیکھا چند لوگ میرے متعلق گفتگو میں مصروف ہیں کہ مسعود احمد صدیقی کو ان کے مرشد سیدنا چادر والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے کیا کیا عطائیں فرمائیں اور کون کون سے القابات سے نوازا ہوا ہے، پھر وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ کو "روح العالمین " کا لقب بھی عطا ہوا ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ ہاں مجھے "روح العالمین " کا لقب عطا ہو چکا ہے۔ اور پھر سوچتا ہوں کہ جیسے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام "روح اللہ " ہیں۔ اللہ جل شانہ نے یہ لقب ان کی وراثت سے عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام " کلیم اللہ " ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس فقیر سے کلام فرماتا ہے۔ یہ عطا آپ کی وراثت سے ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام " صفی اللہ " (اللہ کے برگزیدہ بندے) ہیں۔ اللہ اس فقیر کو اپنے برگزیدہ بندوں میں شامل فرمایا ہوا ہے۔ سیدنا داود علیہ السلام خلفیۃ اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کو اپنا خلیفہ فرمایا ہوا ہے۔ اس وقت میں یہ دیکھتا ہوں کہ ایک تحریر میرے سامنے آئی اور تصدیق فرمائی گئی "ہم نے تمھیں اپنا خلیفہ اور نائب بنایا" سیدنا نوح علیہ السلام " نجی اللہ " (اللہ کے ہم راز) ہیں۔ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا "یہ (میرے اولیا) ہمارے دوستوں میں سے ہیں راز دان نہیں، تم ہمارے راز دان ہو اور ہمارے حبیبوں میں بھی ہو۔" یہ خاص عطا ہمارے آقا حضور نبی کریم روف الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے فضل و کرم سے کسی کو فنا و بقا سے نوازتا ہے تو ان (محبوبوں اور حبیبوں) میں سے جسے چاہے جیسا چاہے اپنا وارث بناتا ہے اور اسے اپنے انبیا و اولیا کی وراثت عطا فرماتا ہے۔''

کتاب وارث فقر کے صفحہ نمبر 84 پر ہے: ''فناء فی الرسول ﷺ میں باطنی عطائیں اور محبوبیت کا اظہار:
سالک فقیر کے (جب سالک فقیر حضور پاک ﷺ کی بارگاہ میں روحانی تربیت حاصل کر رہا ہوتا ہے تو نوری بچہ سے) جوان ہونے تک حضور پاک ﷺ کی محبوبیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تجلیات اور اللہ تعالیٰ کا ذاتی فیض اور بے شمار عطائیں اور انعامات حاصل ہونا شروع ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف بھی حاصل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ حضور پاک ﷺ جتنا چاہیں اسے اپنے خزانوں سے حصہ عطا فرماتے ہیں۔''

کتاب وارث فقر کے صفحہ نمبر 6 پر ہے: عارفین، مقربین واصلین اکثر مشاہدات یا نورانی پردوں کے پیچھے سے کلام و زیارت سے نوازے جاتے ہیں اور کبھی بے حجاب زیارت و کلام اور قرب و وصل کی عظیم ترین نعمت سے نوازے جاتے ہیں۔

وارث فقر کے صفحہ 27 پر ہے: ''اللہ جل شانہ انہیں اپنی رحمت سے خاص کر لیتے ہیں یعنی چن لیتے ہیں اور فیض خاص سے نوازتے ہیں۔ ان سے کبھی بلواسطہ اور کبھی بلاواسطہ کلام فرماتے ہیں اور خاص بزرگی عطا فرماتے ہیں۔''

(2) وارث فقر کے صفحہ نمبر 40 پر ہے: ''جب ظاہر ہونا چاہا تو اپنی ذات (نورِ اول) سے نور کا کچھ حصہ الگ فرمایا تو اس نور کو نور محمدی ﷺ کا نام عطا فرمایا۔''

وارث فقر کے صفحہ نمبر 41 پر ہے: ''آپ ﷺ اللہ کے ذاتی نور کا حصہ ہیں، اللہ نہیں کیونکہ اللہ کل ہے اور حضور نبی کریم ﷺ اس کل کا حصہ ہیں اس طرح کہ نہ اللہ ہیں نہ اللہ سے جدا ہیں۔

وارث فقر کیصفحہ نمبر 42 پر ہے: ''☆ اللہ جل شانہ خالق کل بھی ہے اور مالک کل بھی۔ خالق کل اس طرح کہ اپنی ہی ذات کے نور (نورِ اول) سے ایک حصہ نکالا اور اسے اپنی ذات کی معرفت و پہچان کا وسیلہ بنانے کے لئے نورِ محمدی ﷺ (ذاتِ محمدی ﷺ، روح محمدی ﷺ) کا نام دیا۔''

اسی صفحہ پر مزید ہے: فقر کو حقیقتِ محمدی ﷺ اس لئے کہا ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے اسی نورِ اول کا حصہ ہیں جسے فقر کہا گیا ہے۔

وارث فقر کے صفحہ نمبر 47 پر ہے: '' کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے ذاتی نور میں سے ایک حصہ الگ فرمایا جسے نور محمدی ﷺ کا نام دیا گیا اور اس کو اپنا

نورِ اول بھی فرمایا۔ یعنی کہ اس نورِ اول (نورِ محمدی ﷺ) نے جب حکمِ الٰہی سے جنبش فرمائی اور اس سے انسانی وجود کے مختلف حصوں سے جو نور جھڑا (الگ ہوا) اس کے متعلق ہی ارشاد فرمایا گیا کہ یہ فقراء اللہ کے نور سے ہیں۔''

وارث فقر کے صفحہ نمبر 94 پر ہے: ''☆ مقام فناء (فناء فی اللہ) کے بعد مقام بقاء (بقاء باللہ) ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات میں فناء ہو کر پھر اسی کے ساتھ باقی ہو جانا اور اوصاف الٰہی سے متصف ہو جانا ہے۔ جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے! تخلق باخلاق اللہ (اللہ کے اخلاق کے ساتھ متصف ہو جاؤ) اللہ تعالیٰ کی ذات میں مکمل فنا یا غرق ہو کر اسی کی ذات سے باقی ہو جانا ہے۔ جس کی حقیقت یہ ہے کہ پہلے نورِ اول یعنی نورِ محمدی ﷺ سے نور (نور کا ایک حصہ) الگ کیا۔ پھر دنیا (مادیت، عالم اجسام، بشر) میں بھیجا اور تربیت مکمل کر کے چھوڑ دیا یعنی اسے اس کی اصل (نورِ اول، ذاتِ حق کا نور) سے ملا دیا۔''

وارث فقر کے صفحہ نمبر 43-42 پر ہے: ''ایک مرتبہ میرے آقا و مولا حضور نبی کریم ﷺ نے خواب میں اپنی زیارت پاک سے نوازا اور ارشاد فرمایا: "آؤ" یہ ارشاد فرماتے ہی اپنے اس فقیر کو اپنے ساتھ لیا اور لمحہ بھر میں ساتوں آسمانوں سے بہت ہی زیادہ آگے لامکاں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے انتہائی قریب مقام پر تشریف فرما ہوئے۔ چند لمحوں بعد میرے آقا ﷺ نے اس فقیر کی توجہ ایک جانب کرواتے ہوئے ارشاد فرمایا" !ادھر دیکھو "۔ دیکھا تو سامنے ایک بڑا سفید گاڑھے نور کا گولا تھا۔ اس نور کے گولے کے گرد اس کا ہالہ بھی تھا۔ حضور ﷺ نے اس نور کے گولے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! 'یہ **رب العالمین ہے۔**" اس گاڑھے نور کے گولے میں سے مختلف رنگوں کا نور پھوٹ رہا تھا (پھلجھڑیوں کی مانند جھلمل کر رہا ہے۔) اس وقت یہ آیت مبارکہ کا القاء ہوا: (اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا یہ عالم ہے کہ) وہ ہر آن ایک نئی شان میں تجلی فرماتا ہے۔" (تجلیاتِ ذاتِ الٰہی کا ایک گاڑھے سفید نور کے بہت بڑے گولے کی صورت میں ظہور ہوا۔ جس سے صفاتِ ذاتِ الٰہی مختلف رنگوں کے نور کی صورت میں عیاں ہو رہی تھیں)

پھر میں نے دیکھا کہ اُس نور میں سے نور کا کچھ حصہ نور کے چھوٹے گولے کی شکل میں نکل کر سامنے قریب ہی کچھ فاصلے پر ٹھہر گیا اس وقت خواب میں مجھے یہ بھی محسوس ہوا کہ اللہ جل شانہ نے جب تک چاہا (جتنا عرصہ چاہا) وہ نور اسی طرح رہا۔ اور دونوں ایک دوسرے کے عاشق و معشوق رہے۔ اور جب امرِ ربی ہوا یعنی اللہ جل شانہ نے جب اس نور کو ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس کے لئے شکل انسانی پسند فرمائی اور اللہ کا امر ہوتے ہی یکدم اس نور نے انسانی شبیہ (صورت محمدی ﷺ) اختیار کر لی۔ میرے آقا نبی کریم ﷺ نے اس نور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا!" یہ میں ہوں "(یہ میری حقیقت ہے۔)''

اس خواب کو کتاب کی شکل میں قصداً تحریر کرتے ہوئے مسعود احمد صدیقی نے اس خواب سے کچھ نکات بھی اخذ کئے ہیں۔ جن میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ میں نے یہ دیکھ لیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اللہ تعالیٰ کے نوری وجود سے ایک حصہ الگ کر کے کی گئی ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں ارشاد فرمائیں کہ کیا یہ کلمات کفریہ نہیں ہیں؟

(3) وارث فقر کے صفحہ 6 پر ہے: ''فقراء (مقربین وواصلین) تجلیاتِ الٰہیہ میں رہتے ہیں یعنی کبھی تو وہ خود انوارِ الٰہی میں گم (غرق) ہوتے ہیں۔ اور کبھی اللہ و رسول ﷺ کی طرف سے ان پر مختلف انوار و تجلیات کا نزول ہوتا ہے یوں کہا جا سکتا ہے کہ علماء ظاہرا کثر مجاہدات و حجابات میں ہیں اور عارفین، مقربین واصلین اکثر مشاہدات یا نورانی پردوں کے پیچھے سے کلام و زیارت سے نوازے جاتے ہیں اور کبھی بے حجاب زیارت و کلام اور قرب و وصل کی عظیم ترین نعمت سے نوازے جاتے ہیں۔''

وارث فقر کے صفحہ نمبر 104 پر ہے: ''جس طرح مرشد اکمل نے نوری بچہ بنا کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا (جس کا بیان باب نمبر دو میں گزر چکا ہے) اسی طرح رسول پاک ﷺ خود سالک فقیر کو مختلف مراحل سے گزار کر اور جتنا نوازنا چاہتے ہیں نواز کر اپنے ساتھ لیجا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ اس سالک فقیر کو اپنی خاص بارگاہ میں قبول فرما لیتے ہیں- جہاں اسے بغیر حجابات کے اللہ تعالیٰ کی عین بعین زیارت ہوتی ہے اور اس کے بعد اسکی نورانی روح ہر وقت باری تعالیٰ کی صحبت اقدس میں رہتی ہے۔''

مسعود احمد صدیقی ان عبارات میں واضح طور پر یہ لکھ رہا ہے کہ فقیر جو کہ نبی نہیں ہوتا لیکن بلا حجاب اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتا ہے۔ آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں ارشاد فرمائیں کہ کیا یہ عقیدہ درست ہے؟

(4) مسعود احمد صدیقی کا ویڈیو بیان ہے:''یہاں محفل ہوگی اور بارش تیز تیز شروع ہوگئی، میں اندر آیا اور پوچھا یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا: سرکار اے چک دیے فٹافٹ۔ میں کہیا ٹھہر جاؤ یار۔تسی سارے تیار بیٹھے ہو میں آیا تے بارش شروع ہوگئی۔موٹیاں موٹیاں کنیاں شروع ہوگئیاں نے۔میں یہاں کھڑا ہوا اور صاحب ڈیوٹی جو فرشتہ تھا بارش برسانے والا۔ میں کہیا آ ایدھرآ۔بات سنو۔بارش آپ نے برسائی ہے ڈیوٹی آپ کی ہے۔یہاں اس علاقہ میں ہماری حدود میں بارش پرے کرو۔ ہمارا آج موڈ نہیں جانے کا یار میں آیا ہوں تیار ہوکر، یہ بندے بیٹھے ہیں ہلچل مچ گئی ہے۔ابھی تو ہم نے محفل کرنی ہے۔یہ موڈ کی بات ہے نا۔کہتا ہے اللہ کی مرضی کوئی حکمت ہوگی اس میں۔ میں نے کہا بس بھائی خاموش رہو۔خبردار۔اس نے دیکھا میری طرف ایسے منہ کرکے، مجھے نظر آیا۔ہاں جی۔ میں نے کہا خبردار اگر تونے بارش ادھر برسائی تو میں تیری شکایت جبرائیل کو وہ سامنے کھڑے ہیں ان سے تیرے کان کھچوادوں گا ادھر آؤ۔جبرائیل اور میکائیل علیہ السلام کو۔۔۔اس فقیر کا۔۔وہ ہمارے وزیر ہیں۔جبرائیل اور میکائیل علیہ السلام کو ہمارا وزیر بنادیا گیا اور یہ اطلاع اس وقت سے ہوچکی ہے۔اے جبرائیل ومیکائیل تمہارا بادشاہ وہ زمین پر بیٹھا ہے۔''

یہی بات اس کی کتاب میں الفاظ کی کچھ تبدیلی کے ساتھ اس طرح مذکور ہے:''جب کوئی فقیر امام الفقراء بن جاتا ہے تو وارث مصطفیٰ ﷺ اور نائب رسول ﷺ اور خلیفۃ اللہ ہونے کی وجہ سے باطنی طور پر مقام ومرتبہ میں حضرت جبرائیل وحضرت میکائیل کو بھی ایسے فقیر کا حکم ماننے کا فرمان ہوجاتا ہے۔کیونکہ فقراء کو تمام عالمین کی بادشاہت عطا ہوتی ہے جس میں تمام آسمان بھی شامل ہیں۔آسمانوں پر حضرت جبرائیل وحضرت میکائیل اس کے وزیر(معاون و مددگار) ہوتے ہیں اور زمین پر ان کے وزیران کے خلفا و نائبین میں سے وہ ہوتے ہیں جنہیں وہ چاہیں۔'' (وارث فقر،صفحہ 122)

یعنی اس ویڈیو اور تحریر سے یہ ثابت کیا جارہا ہے کہ لاثانی صاحب رسل ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں اور میکائیل جو ملائکہ میں سے رسول ہیں یہ مسعود احمد صدیقی ان کے کان کھنچوانے کا دعویٰ کررہے ہیں۔کیا یہ ایک معزز فرشتے کی بے ادبی نہیں ہے؟

ایک دوسری ویڈیو نیٹ پر موجود ہے جس میں مسعود احمد صدیقی ایک محفل میں بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص اس مسعود احمد کی منقبت پڑھتے ہوئے کہتا ہے:

چہرہ لاثانی پیردا جیسے جلوہ کبریا
سامنے خدا ہے بیٹھا یا آئینہ خدا
دیدار رب دا کرنا جے
دید لاثانی پالیا کر

ان اشعار میں لاثانی کو خدا کہا جارہا ہے کیا یہ صریح کفر نہیں؟ اور لاثانی یہ منقبت سن کر جھوم رہا ہے کیا یہ جھومنا اس کفریہ جملے کی تائید نہیں؟

مزید مفتیان کرام کی بارگاہ میں عرض ہے کہ اس کی کتاب ''وارث فقر'' اور اس کے متعلق لکھی گئی دیگر کتب ورسائل اور آڈیوز اور ویڈیوز کو ملاحظہ کرکے ہم مسلمانوں کی رہنمائی کریں کہ یہ کتاب لکھنے والے مصنف مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار پر کیا حکم شرعی عائد ہوتا ہے اور ایک عام شخص کا اس کتاب کو پڑھنا، اس مسعود احمد صدیقی کی بیعت کرنا کیسا ہے؟

سائلین: محمد خالد محمود، منظور احمد بھٹی، غلام شبیر، محمد احمد، حافظ محمد طاہر

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی رشد وہدایت کے لیے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرما کر اپنے احکامات کی تعلیم کا سلسلہ جاری کیا اور جب بعثت انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ امام المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ختم ہوگیا تو بعد ازاں یہ ذمہ داری حضرات علماء کرام اور صوفیائے کاملین کے حصہ میں آئی اور یہ حضرات چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے''إن العلماء ورثۃ الأنبیاء'' ترجمہ: تحقیق علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، جلد 1، صفحہ 81، داراحیاء الکتب العربیہ، بیروت)

تو یہ حضرات بحیثیت وارث اس ذمہ داری (تبلیغ دین) کو آج تک نبھا رہے ہیں کیونکہ ان کے قلوب واذہان انوار الٰہی سے منور اور رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہیں۔ دین کا علم حاصل کرنے کے بعد بعض حضرات نے تصوف کو بھی اختیار کیا اور شریعت کے مطابق تزکیہ نفس کے اصول مرتب فرمائے ،ان حضرات کو صوفی کہا جاتا ہے۔لہٰذا معلوم ہوا کہ صوفی ہوتا ہی وہ ہے جو عالم شریعت ہونے کے ساتھ ساتھ متبع شریعت بھی ہو کیونکہ شریعت تمام احکامِ جسم وجان ،روح وقلب ، جملہ علوم الٰہیہ اور معارف لامتناہیہ کو جامع ہے،جن میں سے ایک حصے کا نام طریقت اور ایک حصے کا نام معرفت ہے۔ ولہٰذا باجماع قطعی جملہ اولیائے کرام طریقت کی راہ میں منکشف ہونے والے تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر پیش کرنا فرض ہے،اگر شریعت کے مطابق ہوں تو حق ومقبول ہیں ورنہ مردود۔تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل ہے،شریعت ہی مدار ہے،شریعت ہی معیار ہے۔اگر طریقت کی راہ شریعت سے جدا ہو تو وہ بشہادت قرآن مجید،خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک لے جائے گی،اورصوفیا کرام نے بھی اسی کی صراحت کی ہے جیسا کہ حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں''من تفقه ولم يتصوف فقد تفسق ومن تصوف ولم يتفقه فقد تزندق ومن جمع بينهما فقد تحقق ''یعنی جس شخص نے علم فقہ حاصل کیا اور تصوف حاصل نہ کیا پس وہ فاسق ہوا اور جس نے تصوف حاصل کیا لیکن فقہ کا علم حاصل نہ کیا وہ زندیق (بے دین) ہوا اور جس نے دونوں (فقہ وتصوف) کو جمع کرلیا، پس اس نے حق کو پالیا۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ،جلد1،صفحہ 313،مکتبہ امدادیہ،ملتان)

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''ہمارے طریقہ (طریقت) کی بنیاد کتاب وسنت پر ہے اور ہر وہ طریق جو کتاب وسنت کے خلاف ہو مردود و باطل ہے۔''اورانھوں نے یہ بھی فرمایا:''جس شخص نے حدیث نہیں سنی اور فقہاء کے پاس نہیں بیٹھا اور باادب حضرات سے ادب نہیں سیکھا وہ اپنے پیروکاروں کو بگاڑے گا۔'' (تحصیل التعریف فی معرفۃ الفقہ والتصوف،مترجم،صفحہ 101،طبع الممتاز پبلی کیشنز)

اور قدوۃ الاولیاء حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ جعلی صوفیاء کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:''تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو،ایک غافل علماء سے، دوسرے مداہنت کرنے والے فقراء سے،اور تیسرے جاہل صوفیاء سے۔۔۔یہ تینوں گروہ اپنے دعوؤں میں جھوٹے ہیں اوران کی روش ناقص ونامکمل ہے اور گمراہ کرنے والی ہے۔'' (کشف المحجوب،صفحہ 37-36،شبیر برادرز، لاہور)

آج بعض نام نہاد صوفیوں نے خلاف شرع افعال کو تصوف کا نام دے کر تصوف وصوفیاء کو بدنام کر دیا ہے۔ **انہی جعلی پیروں میں ایک پیر صوفی مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار ہے۔** ہم نے اس کی ویڈیوز اور کتاب''وارث فقر'' کا بڑی باریک بینی سے جائزہ لیا،ان سب چیزوں کو دیکھنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مذکور شخص شریعت مطہرہ کا باغی ہے،اس کی ویڈیوز اوراس کی کتاب''وارث فقر'' میں اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام علیہم السلام کی شان وعظمت اورشریعت مطہرہ کے خلاف باتیں،معزز فرشتوں کی توہین،کفریہ اقوال،اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طرف منسوب کر کے گھڑی ہوئی متعدد جھوٹی باتیں،سینکڑوں غیر شرعی عبارات،جھوٹے خواب،اور ایسے دعوے ہیں جو پوری امت میں کسی سے ثابت نہیں۔جبکہ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنا خود کو جہنمی کرنیوالے افعال ہیں ۔اس کتاب میں ستر سے زائد مقامات ایسے ہیں جہاں براہ راست اللہ تعالیٰ سے کلام ہورہا ہے،معاذ اللہ ۔مصنف (لاثانی سرکار) کے متعلق مختلف امور کے بارے صراحۃً مذکور ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہورہے ہیں۔اوراس تعداد میں ان مقامات کو شامل نہیں کیا گیا جو خواب کے تذکرہ میں ہیں،جن میں القاب عطا ہونے کا دعوی ہے،جن کو کتاب میں القاء سے تعبیر کیا گیا ہے اورنہ ان کو ہی شامل کیا گیا ہے جن کو فاعل کی طرف نسبت کیے بغیر محض غیبی ندا اور بشارت سے تعبیر کیا گیا ہے۔یہ خاص وہ مقامات ہیں جہاں مذکورہ قیودات کے بغیر یہ لکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہوا،اللہ جل شانہ کا یہ فرمان ہوا، میں نے یہ عرض کی۔اللہ جل شانہ نے یہ ارشاد فرمایا، میں نے یہ پوچھا، وغیرہ۔ **اس کتاب کی کئی عبارات رسوائے زمانہ مرزا قادیانی کی عبارات سے ملتی جلتی ہیں۔**

صوفی مسعود احمد صدیقی کی خلاف شرع عبارات پر حکم شرع:

مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار کی کتاب وارث فقر میں بیسیوں عبارات کفریہ اور خلاف شرع ہیں۔اگر تمام عبارات کا رد لکھا جائے تو ایک مجلد کتاب تیار ہو جائے لہٰذا سوال میں ذکر کی ہوئی عبارات اور مزید چند عبارات کا حکم شرعی بیان کیا جاتا ہے تاکہ مسعود احمد صدیقی اوراس کی کتاب وارث فقر کی شناعتوں کا اندازہ ہو سکے۔

مسعوداحمدصدیقی کی عبارت نمبر1 کا شرعی حکم:

سائل نے سوال میں پہلے نمبر پر جو عبارات ذکر کی ہیں ان میں مسعوداحمدصدیقی اللہ تعالیٰ سے براہ راست کلام کا دعوی کررہاہے اوراس کتاب میں کثیرمقامات ایسے ہیں جہاں براہ راست اللہ تعالیٰ سے کلام ہورہا ہے،معاذ اللہ۔مصنف کومختلف امور کے بارے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہورہے ہیں۔مثلاصفحہ نمبر84،147،148،149،154،156،162، 163،164، 166، 167، 168، 169، 170، 171،172،173،174، 175،176،177،178،180،243،244،250،252،255،256،257،261،263،264،265،268،269وغیرہ۔مصنف کتاب نے خود اقرار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرماتا ہے۔حالانکہ شرعی طور پر دنیامیں اللہ تعالی سے ہم کلامی انبیاءعلیہم السلام کا خاصہ ہے،کسی عام شخص کا ہم کلامی کادعوی کرنا کفر ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشادفرمایا﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾ترجمہ:اور جاہلوں نے کہا:اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا یاہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آجاتی۔ان سے پہلے لوگوں نے بھی ایسی ہی بات کہی تھی تو اِن کے دل آپس میں ایک جیسے ہوگئے۔بیشک ہم نے یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں کھول کر بیان کردیں۔ (پارہ1،سورۃ البقرہ،آیت118)

سراج الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی 1239ھ)اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں''ہمکلامی باخدائے عزوجل مختص است بملائکہ وانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام وغیر ایشاں راہر گز میسر نمی شود، پس فرمائش ہمکلامی باخدا گویا فرمائش آں ست کہ ماہمہ راپیغمبراں یا فرشتہہاسازد''ترجمہ:اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی صرف فرشتوں اورانبیاء کرام علیہم السلام کے لئے خاص ہے۔ان کے علاوہ کسی دوسرے کو ہرگز میسر نہیں ہوتی۔پس اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کی فرمائش کرنا گویا کہ خود کو پیغمبروں اور فرشتوں میں شمار کرنا ہے۔ (فتح العزیز(تفسیرعزیزی)،تحت سورۃ البقرہ،آیت118،جلد1،صفحہ296،مطبعہ محمدیہ کردید)

شرح عقائد جلالی میں ہے''المکالمۃ شفاھا منصب النبوۃ بل اعلی مراتبھا وفیہ مخالفۃ لماھو من ضروریات الدین وھو انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل صلوۃ المصلین''ترجمہ:اللہ عزوجل سے براہ راست کلام منصب نبوت بلکہ اس کے مراتب میں اعلی مرتبہ ہے تواس کے دعوے میں بعض ضروریات دین یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی مخالفت ہے۔ (الدوانی علی العقائد العضدیہ،بحث توبہ سے قبل،صفحہ106،مطبع مجتبائی،دہلی)

ابوالفضل قاضی عیاض بن موسی الیحصبی السبتی المالکی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی 544ھ)نے اجماعی کفریات بیان کرتے ہوئے فرمایا''من اعترف بالھیۃ اللہ تعالی ووحدانیتہ ولکنہ ادعی لہ ولدااوصاحبۃ۔۔۔فذلک کفرباجماع المسلمین۔۔۔۔وکذلک من ادعی مجالسۃ اللہ تعالی والعروج الیہ ومکالمتہ''ترجمہ:جواللہ تعالیٰ کی الوہیت اور وحدانیت کا تو قائل ہولیکن اس کے لیےاولادیابیوی کادعوی کرے تو یہ تمام دعوے مسلمانوں کے اجماع سے کفر ہیں،اوراسی طرح جواللہ تعالی کے ساتھ ہم نشینی،اس تک عروج اوراس سے ہم کلام ہونے کا مدعی ہو۔

(الشفابتعریف حقوق المصطفی،الفصل الرابع،جلد02،صفحہ606،دارالفیحاء،عمان)

مسعوداحمدصدیقی کی عبارت نمبر2 کا شرعی حکم:

سوال میں جودوسرے نمبر پرعبارات ذکر کی گئی ہیں یہ اللہ کی شان کے خلاف ہیں کہ ان عبارت میں یہ لکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نور سے ایک حصہ الگ ہوااوراس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا گیا حالانکہ یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم علیہ الصلوۃ والسلام کواپنے نور سے پیدا کیا، اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ ذاتِ الٰہی ذاتِ رسالت کیلئے مادہ ہے جیسے مٹی سے انسان پیدا ہو، یا عیاذاًباللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کُل ،ذاتِ نبی ہوگیا۔اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہوجانے یا کسی شئے میں حلول فرمانے سے پاک ومنزہ ہے۔حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی بھی شئے کو جزءذاتِ الٰہی یا عین ونفس ذاتِ الٰہی ماننا کفر ہے۔

زرقانی شریف میں ہے''ای من نورھو ذاتہ لابمعنی انھا مادۃ خلق نورہ منھا بل بمعنی تعلق الارادۃ بہ بلاواسطۃ

شیء فی وجودہ ''یعنی اس نور سے جواللہ کی ذات ہے، یہ مقصد نہیں کہ وہ کوئی مادہ ہے جس سے آپ کا نور پیدا ہوا بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ آپ کے نور سے بلا کسی واسطہ فی الوجود کے متعلق ہوا۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ،المقصد الاول، جلد1،صفحہ 46دارالمعرفۃ، بیروت)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن (المتوفی 1340ھ) سے سوال ہوا:''بعض مولود شریف میں جونور محمدی کو نور خدا سے پیدا ہوا لکھا ہے اس میں زید کہتا ہے بشرط صحت یہ متشابہ کے حکم میں ہے اور عمرو کہتا ہے یہ انفکاک ذات سے ہوا ہے۔''

اس کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''عمرو کا قول سخت باطل و شنیع وگمراہی فظیع بلکہ سخت تر امر کی طرف منجر ہے،اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ کوئی چیز اس کی ذات سے جدا ہوکر مخلوق بنے ،اور قول زید میں لفظ "بشرط صحت" بوئے انکار دیتا ہے، یہ جہالت ہے، باجماع علماء در بارۂ فضائل صحت مصطلحہ محدثین کی حاجت نہیں، مع ہذا علامہ عارف باللہ سید عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے اس حدیث کی تصحیح فرمائی۔علاوہ بریں یہ معنٰی قدیماً وحدیثاً تصانیف وکلمات ائمہ وعلماء واولیاء وعرفاء میں مذکور ومشہور وملقّٰی بالقبول رہنے پرخود صحت حدیث کی دلیل کافی ہے۔۔۔ہاں اسے باعتبار کنہ کیفیت متشابہات سے کہنا وجہ صحت رکھتا ہے، واقعہ نہ رب العزت جل وعلا نہ اسکے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے نور مطہر سید انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیونکر بنایا، نہ بے بتائے اس کی پوری حقیقت ہمیں خود معلوم ہوسکتی ہے،اور یہی معنٰی متشابہات ہیں۔''

(فتاوی رضویہ، جلد30،صفحہ 660،رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اسی مسئلہ پر تفصیلا کلام کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''ہاں عین ذاتِ الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذاتِ الٰہی ذاتِ رسالت کیلئے مادہ ہے جیسے مٹی سے انسان پیدا ہو، یا **عیاذ اًباللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کُل ،ذاتِ نبی ہوگیا۔اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہوجانے یا کسی شئے میں حلول فرمانے سے پاک ومنزہ ہے۔حضورسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی شے کو جزءِ ذاتِ الٰہی خواہ کسی مخلوق کو عین ونفس ذاتِ الٰہی ماننا کفر ہے۔**اس تخلیق کے اصل معنی تو اللہ ورسول جانیں ،جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔عالم میں ذاتِ رسول کو تو کوئی پہچانتا نہیں۔حدیث میں ہے:یـــا ابابکر لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی۔اے ابُوبکر! مجھے جیسا میں حقیقت میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ جانا۔۔۔تو سارا جہان ذات الٰہی سے بواسطہ حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوا یعنی حضور کے واسطے حضور کے صدقے حضور کے طفیل میں۔**لانہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم استفاض الوجود من حضرۃ العزۃ ثم ھو افاض الوجود علی سائر البریۃ کما تزعم کفرۃ الفلاسفۃ من توسیط العقول**، تعالٰی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا، ھل من خلاق غیر اللہ۔(یہ بات نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ سے وجود حاصل کیا **پھر باقی مخلوق کو آپ نے وجود دیا جیسے فلاسفہ کا فرعقول کے واسطے سے دوسری اشیاء کے پیدا ہونے کا گمان کرتے ہیں**،اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے اس قول سے بلند وبالا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی خالق ہوسکتا ہے؟) بخلاف ہمارے حضور عین النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ وہ کسی کے طفیل میں نہیں،اپنے رب کے سوا کسی کے واسطے نہیں تو وہ ذات الٰہی سے بلاواسطہ پیدا ہیں۔'' (فتاوی رضویہ، جلد30،صفحہ 68-666،رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مسعود احمد صدیقی کی عبارت نمبر 3 کا شرعی حکم:

سوال میں تیسرے نمبر جو عبارات ذکر کی گئی ہیں ان میں مسعود احمد صدیقی نے بلاحجاب اللہ تعالیٰ کے دیدار کا دعوی کیا ہے حالانکہ **شرعی طور پر دنیا میں جاگتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا دیدار حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا خاصہ ہے اور کسی غیر نبی کے لیے دنیا میں جاگتے ہوئے دیدار باری تعالیٰ ممکن نہیں، اس پر امت کا اجماع ہے حتی کہ اگر کوئی اس کا دعوی کرے تو یہ کفر ہے۔**قرآن پاک میں ہے﴿**لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ**﴾

ترجمہ: آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار۔ (پارہ7،سورۃ الانعام،آیت103)

علامہ ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی774ھ)اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں''لا تدرکہ فی الدنیا وإن کانت تراہ فی الآخرۃ کما تواترت بہ الأخبار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''ترجمہ: دنیا میں آنکھ اس کا احاطہ نہیں کرسکتی ،اگرچہ آخرت میں دیدار باری تعالیٰ ہوگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تواتر کے ساتھ اس پر احادیث وارد ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر،سورۃ الانعام،آیت103،جلد3،صفحہ 309،دارطیبہ)

حدیث پاک میں بھی اس کی نفی موجود ہے۔ امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 303ھ) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''لن تروا ربکم حتی تموتوا'' ترجمہ: تم اپنے رب تعالیٰ کو ہرگز نہیں دیکھ سکو گے جب تک کہ تم مر نہ جاؤ۔ (السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب النعوت، المعافاۃ والعقوبۃ، جلد 7، صفحہ 165، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

علامہ زین الدین محمد المعروف عبدالرؤوف بن تاج العارفین المناوی القاہری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1031ھ) فرماتے ہیں ''(إنکم) أیها المؤمنون (لن تروا ربکم) بأعینکم یقظة (عز وجل حتى تموتوا) فإذا متم رأیتموه فی الآخرة رؤیة منزهة عن الکیفیة ---إن قیل هل یجوز للأولیاء رؤیة الله بالبصر فی الدنیا على جهة الکرامة قلنا الأقوى لا یجوز للإجماع علیه'' ترجمہ: اے مسلمانو تم دنیا میں جاگتی آنکھوں سے اپنے رب تعالیٰ کا دیدار ہرگز نہیں کر سکو گے یہاں تک کہ تم مر جاؤ، جب تم مر جاؤ گے تو آخرت میں دیدار بغیر کیفیت کے کرو گے۔ اگر کہا جائے کہ کیا اولیاء کرام کے لئے جاگتی آنکھوں سے دنیا میں دیدار باری تعالیٰ ممکن ہے؟ تو قوی ترین یہ ہے یہ جائز نہیں کیونکہ اس پر اجماع ہے۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، جلد 2، صفحہ 557، المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ، مصر)

حضرت علامہ نور الدین ابوالحسن علی بن (سلطان) محمد، الملا الہروی القاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1014ھ) فرماتے ہیں ''قال الإمام مالك لأن البصر فی الدنیا خلق للفناء فلم یقدر على رؤیة الباقی بخلافه فی الآخرة فإنه لما خلق للبقاء'' ترجمہ: امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس لیے کہ دنیاوی آنکھ فناء کے لیے پیدا کی گئی ہے تو وہ باقی کو دیکھنے پر قادر نہیں بخلاف آخرت کے، کہ وہ آنکھ بقاء کے لیے پیدا کی گئی ہے۔
(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ 61، دار الفکر، بیروت)

شہاب الدین، شیخ الاسلام ابوالعباس احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 974ھ) فرماتے ہیں ''لا یجوز لاحد ان یدعی انه رأى الله بعین رأسه ومن زعم ذلك فهو کافر مراق الدم، کما صرح به من أئمتنا صاحب الأنوار ونقله عنه جماعة وأقروه'' ترجمہ: کسی کے لئے جائز نہیں کہ یوں دعویٰ کرے کہ میں نے اپنے سر کی آنکھوں سے رب تعالیٰ کا دیدار کیا اور جو اس کا گمان کرے وہ کافر ہے، اسے قتل کر دیا جائے جیسا کہ ہمارے ائمہ میں سے صاحب انوار نے اس کی صراحت کی ہے اور ان سے ایک جماعت نے نقل کر کے اس کو برقرار رکھا ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ، صفحہ 108، دار الفکر، بیروت)

علامہ فضل الرسول القادری البدایونی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1289ھ) فرماتے ہیں ''وکفروا مدعی الرؤیة کما ان القاری فی ذیل قول القاضی، وکذلك من ادعى مجالسة الله تعالیٰ والعروج الیه ومکالمته - قال وکذا من ادعى رؤیته سبحانه فی الدنیا بعینه کما بینته فی شرح الفقه الاکبر'' ترجمہ: علماء نے اس کی تکفیر کی ہے جو (دنیا میں جاگتے ہوئے) دیدار باری تعالیٰ کا دعویٰ کرے جیسا کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ کے اس قول: ''اسی طرح جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم نشینی، اس کی طرف اوپر جانے اور اس سے ہم کلام ہونے کا دعویٰ کرے۔'' کے ضمن میں کہا: اور اسی طرح جو کہے میں نے دنیا میں جاگتی آنکھوں سے اس کا دیدار کیا (تو ایسے شخص کی تکفیر کی جائے گی۔) جیسا کہ میں نے اسے شرح فقہ اکبر میں بیان کیا ہے۔ (المعتقد المنتقد، صفحہ 58، برکاتی پبلیشرز، کراچی)

مسعود احمد صدیقی کی عبارت نمبر 4 کا شرعی حکم:

سائل نے چوتھے نمبر پر جس ویڈیو اور عبارت کا ذکر کیا ہے اس میں واضح طور پر بارش پر مامور فرشتے جو میکائیل علیہ السلام ہیں اور وہ رسل ملائکہ میں سے ہیں، ان کی توہین ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے معزز بندے ہیں اور اس بات پر فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ فرشتوں کی توہین کفر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ o لَا یَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ o﴾ ترجمہ: (فرشتے) بلکہ عزت والے بندے ہیں۔ وہ کسی بات میں اللہ سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ (پارہ 17، سورۃ الانبیاء، آیت 27-26)

ایک دوسرے مقام پر فرمان باری تعالیٰ ہے ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِیْلَ وَمِیْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِیْنَ﴾ ترجمہ: جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا۔ (پارہ 1، سورۃ البقرہ، آیت 98)

حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر عظیم بزرگ علامہ ابوشکور سالمی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تمہید میں، علامہ علاء الدین، ابوالحسن، علی بن خلیل الطرابلسی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 844ھ) اپنی کتاب معین الحکام میں ، علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد، المعروف بابن نجیم المصری (المتوفی 970ھ) اپنی کتاب البحر الرائق شرح کنز الدقائق، علامہ عبدالرحمٰن بن محمد بن سلیمان المعروف شیخ زادہ (المتوفی 1078ھ) اپنی کتاب مجمع الأنہر فی شرح ملتقی الأبحر میں فرماتے ہیں (والنظم هذا للاخر)'' یكفر بتعييبه ملكا من الملائكة أو بالاستخفاف به ''ترجمہ: کسی فرشتے کو عیب لگانے یا توہین کرنے والے کی تکفیر کی جائے گی۔ (مجمع الانہر، کتاب السیر ، الفاظ الکفر انواع، جلد1، صفحہ 692، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے'' رجل عاب ملكا من الملائكة كفر ۔۔۔قال أبو ذر: الاستخفاف بالملك كفر.''ترجمہ: جس شخص نے کسی فرشتے پر کوئی عیب لگایا تو وہ کافر ہوگیا، حضرت ابوذر فرماتے ہیں فرشتے کی توہین کفر ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب السیر ، الباب التاسع، جلد2، صفحہ 266، دار الفکر، بیروت)

موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے'' اتفق الفقهاء على أن من استخف بملك، بأن وصفه بما لا يليق به، أو سبه، ۔۔ كفر وقتل ''ترجمہ: فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس نے کسی فرشتے کی توہین کی یعنی اس کے بارے میں ایسی بات کہی جو اس کی شان کے لائق نہیں، یا اس کو گالی دی تو وہ کافر ہوگیا اور اس کو قتل کیا جائے گا۔ (الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ، جلد3، صفحہ 250، دار السلاسل، الکویت)

شارح بخاری حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1421ھ) سے ایک شخص کے متعلق سوال ہوا جس نے حضرت جبرئیل اور حضرت اسرافیل علی نبینا و علیہما الصلوۃ والسلام کے بارے یہ کہا تھا کہ: میرے خوف سے وہ بھی تھراتے ہیں جب تک میں ہوں وہ صور نہیں پھونک سکتے۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا: ''پہلے جملے میں دونوں فرشتوں علی نبینا و علیہما الصلوۃ کی شان میں توہین اور گستاخی ہے اور ملائکہ علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام کی شان میں ادنی گستاخی بھی کفر ہے۔'' (فتاوی شارح بخاری، جلد1، صفحہ 662، مکتبہ برکات المدینہ، کراچی)

صوفی مسعود احمد صدیقی کے ویڈیو بیان ''حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کو میرا وزیر بنا دیا گیا'' کا حکم شرعی

مسعود احمد صدیقی نے اپنے ویڈیو بیان میں کہا: **اللہ تعالی نے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل کو میرا وزیر بنا دیا ہے۔**'' نیز کتاب وارث فقر میں امام الفقراء کے بارے لکھتا ہے: **''آسمانوں پر حضرت جبرائیل وحضرت میکائیل اس کے وزیر (معاون و مددگار) ہوتے ہیں'' پھر اسی کتاب کے صفحہ نمبر 184 پر ''خود کو امام الفقرا بلکہ اس سے بھی زیادہ مراتب ملنے کا دعوی کیا ہے۔'' تو یہ خود کو اور امام الفقراء کو حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام سے افضل بتانا ہے کیونکہ یہ واضح سی بات ہے کہ بادشاہ کا مقام وزراء سے زیادہ ہوتا ہے** جیسا کہ شرف الدین ابو عبد اللہ حسین بن عبد اللہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 743ھ) اس حدیث پاک ''میرے آسمان کے دو وزیر: تو وہ جبرائیل و میکائیل ہیں۔'' کی شرح میں فرماتے ہیں: فيه دلالة ظاهرة على فضله صلوات الله وسلامه عليه على جبريل وميكائيل ترجمہ: اس میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے جبرائیل و مکائیل سے افضل ہونے پر واضح دلیل ہے۔ (شرح مشکوۃ للطیبی مع مشکوۃ، جلد12، صفحہ 3871، نزار مصطفیٰ الباز، الریاض)

اس بات پر امت کا اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد مخلوق میں سب سے افضل حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل اور حضرت عزرائیل علیہم السلام ہیں بلکہ بعض علماء نے فرمایا یہ بات ضروریات دین میں سے ہے اور ضروریات دین کا انکار کفر ہوتا ہے۔ علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد، المعروف بابن نجیم المصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 970ھ) فرماتے ہیں'' الأمة اجتمعت على أن الأنبياء عليهم السلام أفضل الخليقة ونبينا محمد صلى الله عليه وسلم -أفضلهم واتفقوا على أن أفضل الخلائق بعد الأنبياء جبريل وميكائيل وإسرافيل وعزرائيل وحملة العرش والروحانيون ورضوان ومالك ''ترجمہ: امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ اور ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے افضل ہیں۔ اور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل، عرش اٹھانے والے، روحانیون، رضوان اور مالک ہیں علیہم الصلوۃ والسلام۔

(البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، آداب الصلوۃ، جلد1، صفحہ 353، دار الکتاب الاسلامی)

عمدۃ المتکلمین والمحققین مولانا الحافظ محمد عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1239ھ) فرماتے ہیں ''رسل الملئکۃ افضل من عامۃ البشر ارادبھم الاولیاء والصلحاء اما الفساق فھم کالبھائم--- اما تفضیل رسل الملئکۃ علی عامۃ البشر فبالاجماع بل بالضرورہ قال بعض المحشین اراد الضرورۃ الدینیۃ ای لایحتاج ثبوتہ الی دلیل فی دین الاسلام ''ترجمہ: رسل ملائکہ عام انسانوں سے افضل ہیں، عام انسانوں سے مراد اولیاء اور صالحین ہیں، رہے فاسق وہ تو چوپایوں کی طرح ہیں۔ بہرحال رسل ملائکہ کا عام انسانوں سے افضل ہونا تو وہ بالاجماع بلکہ ضروریات میں سے ہے، بعض حاشیہ نگاروں نے کہا کہ ضرورت سے مراد ضروریات دین ہے۔ یعنی دین اسلام میں اس کے ثبوت کے لیے کسی دلیل کی حاجت نہیں ہے۔ (النبراس علی شرح عقائد، صفحہ 595، مطبوعہ کوئٹہ)

اور ضروریات دین کے بارے میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''(کفر) التزامی یہ کہ ضروریات دین سے کسی شئی کا تصریحاً خلاف کرے یہ قطعاً اجماعاً کفر ہے اگرچہ نام کفر سے چڑے اور کمال اسلام کا دعوٰی کرے۔'' (فتاوی رضویہ، جلد 15، صفحہ 187، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار کو منقبت میں خدا کہنے کا حکم:

مسعود احمد صدیقی کو منقبت پڑھنے والے نے جو کہا کہ

چہرہ لاثانی پیردا جیسے جلوہ کبریا
سامنے خدا ہے بیٹھا یا آئینہ خدا
دیدار رب دا کرنا جے
دید لاثانی پالیا کر

اس میں منقبت پڑھنے والے نے صدیقی کو خدا کہہ کر صریح کفر کا ارتکاب کیا اور مسعود احمد صدیقی اور دیگر محفل میں موجود لوگ اس شعر کو سن کو جھومنے کے سبب کفر کے مرتکب ہوئے کیونکہ کفریہ جملے کی تائید ورضا بھی کفر ہے۔ امام اہل سنت مجدد دین وملت مفتی اعظم ہند امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ ''فان الرضا بالکفر کفر'' ترجمہ: یعنی کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 38، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اب سوال میں مذکور عبارات کے علاوہ مسعود احمد صدیقی کی چند وہ عبارات ذکر کی جاتی ہیں جو خلاف شرع ہیں۔

اللہ تعالی کی شان کے خلاف عبارات اور ان کا حکم شرعی:

کتاب وارث فقر صفحہ: 28 پر ہے۔ ''جب اللہ اپنے بندے میں اپنی روح مبارکہ سے حصہ منتقل کر دیتا ہے تو پھر اسے ''روح اللہ'' کا لقب عطاء ہوتا جاتا ہے۔ جس طرح ''عیسیٰ روح اللہ''۔ لیکن آپ انہیں اللہ نہیں کہہ سکتے اسی طرح جسے روح اللہ عطاء ہوئی ہو اس کو بھی اللہ نہیں کہہ سکتے اللہ، اللہ ہی ہے اور بندہ، بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جتنی چاہتا ہے اس میں اپنی روح پھونک دیتا ہے (روح سے حصہ عطا فرماتا ہے)۔ روح اللہ صرف چند فقراء میں آئی ہے جو فقیر حبیب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی محبوبیت کو دنیا میں ظاہر فرمادیتا ہے اور اس کی ذات کو مرجع خلائق بنادیتا ہے۔''

کتاب وارث فقر صفحہ: 29 پر ہے۔ ''اس طرح ہر دور میں خلیفہ کا ہونا لازمی قرار پایا۔ بشر کی صورت میں خلیفہ کے بھیجے جانے کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے دور کے لوگوں سے مناسبت رکھتا ہو، تاکہ وہ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں اور وہ اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے انجام دے سکے۔ اللہ تعالیٰ بے صورت ہے وہ اپنے خلفاء، نائبین وورا ثین کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔''

کتاب وارث فقر سے ایک عبارت سوال میں ذکر کی گئی ہے، جس میں ''نور کے گولے کو ذات باری تعالیٰ بتایا'' (معاذ اللہ) پھر اللہ تعالیٰ کے لیے جہت ثابت کی کہ وہ سامنے تھا۔ پھر کہا کہ اس کے گرد ہالہ بھی تھا یعنی اس کو محدود ثابت کیا۔ پھر اس ساری بات کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف منسوب کر دیا۔ یہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر افتراء ہے۔ صحیح بخاری شریف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے ''من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار'' ''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

(صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 33، دار طوق النجاۃ)

اللہ تعالیٰ مثال، جہت، حدوداور دیگر عوارض مخلوق سے پاک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے﴿لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ﴾ ترجمہ: اس جیسا کوئی نہیں۔ (پارہ25، سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر11)

سورۃ الاخلاص کی آیت نمبر 1 کے تحت تفسیر صاوی میں ہے ”والتنزہ عن الشبیہ والنظیر والمثیل فی الذات والصفات والأفعال “ ترجمہ: (اللہ تعالیٰ) اپنی ذات، صفات اور افعال میں شبیہ، نظیر اور مثل سے پاک ہے۔

(حاشیہ صاوی علی تفسیر الجلالین، جلد3، حصہ 6، صفحہ 2451، مطبوعہ لاہور)

علامہ علاء الدین ابو الحسن علی بن خلیل الطرابلسی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 844ھ) اپنی کتاب معین الحکام میں، علامہ عبدالرحمٰن بن محمد بن سلیمان المعروف شیخ زادہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1078ھ) اپنی کتاب مجمع الأنہر فی شرح ملتقی الأبحر میں، علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد، المعروف بابن نجیم المصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 970ھ) اپنی کتاب البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں فرماتے ہیں (والنظم هذا للآخر) ”فیکفر إذا وصف الله تعالى بما لا يليق به“ ترجمہ: پس جب کسی شخص نے اللہ تعالیٰ کو کسی ایسے وصف سے موصوف کیا جو اس کی شان کے لائق نہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔

(البحر الرائق، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، جلد5، صفحہ 129، دار الکتاب الاسلامی)

امام ابوبکر احمد بن الحسین الخراسانی، البیہقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 458ھ) فرماتے ہیں ” واحدا لا يتصور في الوهم، ولا يتبعض ولا يتجزأ ليس بجوهر، ولا عرض،--- وهو المتعالي عن الحدود، والجهات“ یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے، وہم میں اس کا تصور نہیں کیا جاسکتا، اس کے ٹکڑے نہیں ہوسکتے، وہ جوہر اور عرض نہیں ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ حدود اور جہتوں سے پاک ہے۔

(شعب الایمان، جلد1، صفحہ 205، مکتبۃ الرشد، ریاض)

علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 791ھ) فرماتے ہیں ” لا یتمکن فی مکان--- و اذا لم یکن فی مکان لم یکن فی جهة لا علو و سفل و لا غیرهما “ یعنی للہ تعالیٰ مکان میں ہونے سے پاک ہے اور جب وہ کسی مکان میں نہیں تو کسی جہت اوپر نیچے وغیرہما میں بھی نہیں ہے۔ (شرح العقائد النسفیہ، صفحہ 131، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد، المعروف بابن نجیم المصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 970ھ) نقل فرماتے ہیں ”یکفر---بوصفه تعالى بالفوق أو بالتحت “ یعنی جو اللہ تعالیٰ کو اُوپر یا نیچے قرار دے تو اُس پر حکمِ کُفر لگایا جائے گا۔

(البحر الرائق، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، جلد5، صفحہ 129، دار الکتاب الاسلامی)

مجدد دین وملت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1340ھ) فرماتے ہیں: ” اللہ عزوجل مکان وجہت وجلوس وغیرہا تمام عوارض جسم وجسمانیات وعیوب ونقائص سے پاک ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد29، صفحہ 139، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید فرماتے ہیں: ” اللہ تعالیٰ جسم وجہت ومکان سے پاک ومنزہ ہے، کسی مکان میں نہیں ہوسکتا، کسی جگہ نہیں ہوسکتا، کسی طرف نہیں ہوسکتا، جگہ اور طرف سب اس کے بنائے ہوئے ہیں، اور حادث ہیں، اور قدیم ازلی، ازل میں کسی جگہ کسی طرف نہ تھا کہ جگہ اور طرف تھے ہی نہیں تو اب کسی جگہ اور طرف میں نہیں، جیسا جب تھا ویسا ہی اب ہے، جگہ اور طرف کو بنا کر بدل نہ گیا، جگہ اور طرف بدلیں گے اور وہ بدلنے سے پاک ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 620، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اور حدیث میں جھوٹے خواب بیان کرنے کی شدید مذمت آئی ہے ”عن ابن عمران رسول الله ﷺ قال من افرى الفرى ان يرى الرجل عليه مالم تريا “ ” روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جھوٹوں میں سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو انہوں نے نہیں دیکھا۔“ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الرویا، جلد2، صفحہ 411، مطبوعہ لاہور)

اس حدیث کی تشریح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ ” یہاں آنکھوں سے مراد خواب کی آنکھیں ہیں۔ جن سے بندہ خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے یعنی جھوٹی خواب گھڑ کر لوگوں کو سنائے یہ جھوٹ دوسرے جھوٹوں سے بدتر اس لئے ہے کہ اس میں رب تعالیٰ پر اور نبوت کے

چھیالیسویں جزء پر جھوٹ باندھنا ہے۔ جامع صغیر میں ہے کہ بدترین جھوٹے تین ہیں۔ ایک وہ جو اپنا نسب بدلے، اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف نسبت دے۔ دوسرا وہ جو جھوٹی خواب گھڑے، تیسرا وہ جو نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھے یعنی جھوٹی احادیث وضع کرے۔

(مرأۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 250۔251 مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا:

مسعود احمد صدیقی نے اپنے ویڈیو بیان اور کتاب وارث فقر میں اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر کئی بہتان باندھے ہیں۔ جیسا کہ اس کا یہ کہنا ''**حضرت جبرائیل وحضرت میکائیل علیہما السلام میرے وزیر بنا دیئے گئے ہیں اور پھر اس جھوٹ کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا**۔'' یہ کس قدر عظیم ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے۔ (پارہ 7، سورۃ الانعام، آیت 21)

دوسرے مقام پر فرمایا ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ: بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ (پارہ 14، سورۃ النحل، آیت 116)

ایک جگہ فرمایا ﴿اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰذِبُوْنَ﴾ ترجمہ: جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔ (پارہ 14، سورۃ النحل، آیت 105)

اور اللہ تعالیٰ پر افتراء کو جمہور علماء مطلقا کفر قرار دیتے ہیں۔ شرح فقہ اکبر میں ہے ''فی الفتاوی الصغری من قال "یعلم اللّٰہ انی فعلت ھذا" وکان لم یفعل، کفر، ای لانہ کاذب علی اللّٰہ '' ترجمہ: فتاوی صغری میں ہے جس نے کہا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے یہ کام کیا ہے حالانکہ اس نے وہ کام نہ کیا ہو تو کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے۔

(منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر، فصل فی الکفر صریحاً وکنایۃً، مسائل متفرقہ، مسئلہ 16، صفحہ 511، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

عمدۃ المتاخرین علاؤ الدین علامہ محمد بن علی الحنفی الحصکفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1088ھ) فرماتے ہیں ''ھل یکفر بقولہ " اللہ یعلم اویعلم اللہ انہ فعل کذا ، اولم یفعل کذا "کاذبا؟ قال الزاھدی الاکثر نعم '' ترجمہ: کیا کوئی شخص جھوٹ بول کر یہ کہنے سے کافر ہو جاتا ہے کہ اللہ جانتا ہے کہ اس نے یہ کام کیا ہے یا اللہ جانتا ہے کہ اس نے یہ کام نہیں کیا ہے۔ زاہدی کا کہنا ہے کہ اکثر نے کہا ہے: ہاں (یعنی کافر ہو جائے گا)'' (علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی تصحیح فرمائی ہے۔)'' (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الایمان، جلد 3، صفحہ 719، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: ''مضامین کتاب کو حضرت عزت تبارک مجدہ، کی طرف نسبت کرنا، کہ جناب الٰہی جل ذکرہ پر کھلا افترا۔۔۔ یہاں تک کہ جمہور علماء ایسے شخص کو مطلقا کافر کہتے ہیں۔'' (فتاوی رضویہ، جلد 27، صفحہ 162، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت وشان کے خلاف عبارت:

کتاب وارث فقر میں صوفی مسعود احمد صدیقی نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی شان کے خلاف بھی کئی باتیں بیان کی ہیں جیسا کہ صفحہ نمبر 174 پر لکھا ہے۔'' **(۲۰۱۴-۶-۱۲۔ بروز جمعرات دن ساڑھے گیارہ بجے) میں نے دیکھا چند لوگ میرے متعلق گفتگو میں مصروف ہیں کہ مسعود احمد صدیقی کو ان کے مرشد سیدنا چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے کیا کیا عطائیں فرمائیں اور کون کون سے القابات سے نوازا ہوا ہے پھر وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ کو "روح العالمین " کا لقب بھی عطا ہوا ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ ہاں مجھے "روح العالمین " کا لقب عطا ہو چکا ہے۔ اور پھر سوچتا ہوں کہ جیسے حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام "روح اللہ " ہیں۔ اللہ جل شانہ نے یہ لقب ان کی وراثت سے عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت موسی علیہ السلام " کلیم اللہ " ہیں کہ اللہ تعالی اپنے اس فقیر سے کلام فرماتا ہے۔ یہ عطا آپ کی وراثت سے ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام " صفی اللہ " (اللہ کے برگزیدہ بندے) ہیں۔ اللہ اس فقیر کو اپنے برگزیدہ بندوں میں شامل فرمایا ہوا ہے۔ سیدنا داود علیہ السلام خلفیۃ اللہ ہیں۔ اللہ تعالی نے اس فقیر کو اپنا خلیفہ فرمایا ہوا ہے۔ اس وقت میں یہ دیکھتا ہوں کہ ایک تحریر میرے سامنے آئی اور تصدیق فرمائی گئی " ہم نے تمھیں اپنا خلیفہ اور نائب بنایا " سیدنا نوح علیہ السلام " نجی اللہ " (اللہ کے ہم راز) ہیں۔ اللہ جل شانہ**

نے ارشاد فرمایا" یہ (میرے اولیا) ہمارے دوستوں میں سے ہیں راز دان نہیں۔ تم ہمارے راز دان ہو اور ہمارے حبیبوں میں بھی ہو۔" یہ خاص عطا ہمارے آقا حضور نبی کریم روف الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے فضل و کرم سے کسی کو فنا و بقا سے نوازتا ہے تو ان (محبوبوں اور حبیبوں) میں سے جسے چاہے جیسا چاہے اپنا وارث بناتا ہے اور اسے اپنے انبیا و اولیا کی وراثت عطا فرماتا ہے۔'' (وارث فقر، صفحہ 174)

شرعی حکم: اس عبارت کا انداز کلام خود کو انبیاء کرام علیہم السلام کے برابر شمار کرنے کی طرف مشیر ہے کیونکہ یہاں مسعود احمد صدیقی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے خاص الفاظ و القابات کو اپنے لئے ثابت کر رہا ہے۔ بالفرض اگر اس طرح کے القابات وغیرہ کسی بزرگ کے لئے ثابت ہوں تو وہاں یہ بات **یاد رکھنی چاہیے کہ ان کی ولایت بھی تواتر سے ثابت ہوتی ہے حالانکہ یہ جاہل و فاسق شخص ہے۔ اور اگر اس عبارت سے مراد خود کو انبیاء کرام علیہم السلام پر مطلقاً فضیلت دینا ہو کہ ان میں تو ایک ایک وصف تھا اور مجھ میں تمام اوصاف جمع ہو گئے ہیں تو پھر یہ کفر ہے۔**

علامہ ابوالفدا ء اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الاِستانبولی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1127ھ) فرماتے ہیں ''واعلم انه قد اجتمعت الامة على ان الاستخفاف بنبيناوباى نبى كان من الانبياء كفر ''ترجمہ: جان لو کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی بھی نبی کو کم تر سمجھنا کفر ہے۔ (تفسیر روح البیان، جلد 3، صفحہ 394، دار الفکر، بیروت)

امام شہاب الدین اَبوالعباس اَحمد بن محمد القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 923ھ) فرماتے ہیں ''النبى افضل من الولى وهو امر مقطوع به والقائل بخلافه كافر لانه معلوم من الشرع بالضرورة ''ترجمہ: نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے، اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کیونکہ یہ ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ (ارشاد الساری، جلد 1، صفحہ 214، دار الکتاب العربی، بیروت)

مجدد دین وملت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1340ھ) سے سوال ہوا: عرض این ست کہ شخصے وعظ گفت، گفت کہ شہید رابرنبی پنج فضیلت زیادہ دارد حدیث بیان کردہ راست ست یانہ؟ ۔(یعنی عرض یہ ہے کہ ایک آدمی نے وعظ میں کہا شہید کو نبی پر پانچ درجے زیادہ فضیلت ہے، یہ بات درست ہے یا نہیں؟)

اس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا: ''غیرنبی رابرنبی تفضیل کفراست اگر فضل جزئی مراد داردنیزبے ادب وبدزبان وبدخواہ مسلمانان وبرہم زن دین وایمان ست وتجاوز ازحدظلم ست وبغض اوکفر وسائرش حرام، قال تعالٰی ومن يتعد حدود الله فقد ظلم نفسه (یعنی غیر نبی کو نبی پر فضیلت دینا کفر ہے اگر جزئی فضیلت مراد ہو تو یہ بے ادبی، بدزبانی اور مسلمانوں کی بدخواہی اور دین وایمان کو جلانا ہے اور حد سے تجاوز کرنا ظلم ہے ان کا بغض وغیرہ کفر وحرام ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔)'' (فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 640، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1367ھ) فرماتے ہیں: ''نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصلِ تمام فرائض ہے، کسی نبی کی ادنی توہین یا تکذیب کفر ہے۔'' (بہارِ شریعت، حصہ 1، صفحہ 47، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی طرح صحابہ کرام علیہم الرضوان، اہل بیت اطہار اور اولیاء عظام کی شان کے خلاف عبارات اور ان کے علاوہ بھی بیسیوں خلاف شرع باتیں اس کتاب میں موجود ہیں جن کو اختصار کے پیش نظر یہاں ذکر نہیں کیا جا رہا۔ مسعود احمد صدیقی کی علمی و روحانی حیثیت کا اندازہ انہی مذکورہ باتوں سے لگایا جا سکتا ہے۔

صوفی مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار۔۔۔مرزا غلام احمد قادیانی کے قدم بہ قدم۔۔

اب مسعود احمد صدیقی (المعروف لاثانی سرکار) کی کچھ وہ تحریریں ذکر کی جائیں گی جو مرزا قادیانی کی تحریروں سے اشارۃً و کنایۃً مشابہت رکھتی ہیں۔ **مرزا سے مشابہت رکھنے والی باتوں میں سے ایک اہم بات یہ ہے کہ جس طرح مرزا نے اپنی کتاب التذکرہ میں اپنے اوپر نازل ہونے والی وحی کو تاریخ وغیرہ لکھ کر جگہ جگہ ذکر کیا، بالکل اسی انداز میں لاثانی نے بھی اللہ تعالیٰ سے ہونے والے کلام کو تاریخوں کے ساتھ وارث فقر میں ذکر کیا ہے، اس کو کتاب وارث فقر سے کسی بھی وقت ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ایک مشابہت یہ بھی ہے کہ جس طرح مرزا نے کافی سارے دعوے کیے تھے اسی طرح لاثانی نے بھی بہت سارے دعوے کیے ہیں۔ اس مقام پر لاثانی کی مرزا سے مماثلت کو اس لیے ذکر کیا جا رہا ہے کہ اگر آج لاثانی کے دعووں کو نہ روکا گیا تو مستقبل میں خدانخواستہ**

کہیں یہ بھی امام مہدی ہونے یا نبی ہونے کا دعوی نہ کردے۔ ذیل میں دونوں کے چند دعوے ذکر کیے جاتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے:

دعوی نمبر 1۔۔۔مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔(تصنیف الاحمدیہ) دعوی نمبر 2۔۔۔دوسرا دعویٰ محدث ہونے کا کیا۔

دعوی نمبر 3۔۔۔تیسرا دعویٰ مہدی ہونے کا کیا۔(تذکرہ الشہادتین) دعوی نمبر 4۔۔۔چوتھا دعویٰ مثل مسیح ہونے کا کیا۔

دعوی نمبر 5۔۔۔پانچواں دعویٰ مسیح ہونے کا کیا،جس میں کہا کہ خود مریم بنا رہا اور مریمیت کی صفات کے ساتھ نشوونما پاتا رہا۔جب دو برس گزر گئے تو دعوی کیا کہ عیسیٰ کی روح میرے پیٹ میں پھونکی گئی اور استعاراً میں حاملہ ہوگیا اور پھر دس ماہ سے کم مجھے الہام سے عیسیٰ بنادیا گیا۔(کشتیِ نوح)

دعوی نمبر 6۔۔۔چھٹا دعویٰ ظلی نبی ہونے کا کیا۔(کلمہ فصل)

دعوی نمبر 7۔۔۔ساتواں دعویٰ بروزی بنی ہونے کا کیا۔(اخبار الفصل)

دعوی نمبر 8۔۔۔آٹھواں دعویٰ حقیقی نبی ہونے کا کیا۔

دعوی نمبر 9۔۔۔نواں دعویٰ کیا کہ میں نیا نبی نہیں خود محمد ہوں اور پہلے والے محمد سے افضل ہوں انہیں تین ہزار معجزات دیے گئے جب کہ مجھے دس لاکھ معجزات ملے۔(روحانی خزائن،تتمہ حقیقۃ الوحی)

دعویٰ نمبر 10۔۔۔دسواں دعویٰ خدا کا کردیا کہ میں نے اپنے تئیں خدا کے طور پر دیکھا ہے اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے آسمان کو تخلیق کیا ہے۔(آئینہ کمالات)اسمع ولدی !اے میرے بیٹے سن۔(البشریٰ) میں نے ایک کشف میں دیکھا میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔(کتاب البریہ،روحانی خزائن) خدانمائی کا آئینہ میں ہوں۔(نزول المسیح) ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا،گویا خدا آسمان سے اترے گا۔ (تذکرہ،انجام آتھم) مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔(دافع البلاء)

مرزا قادیانی کے یہ دعوے پڑھنے کے بعد اب مسعود احمد صدیقی کے دعوے ملاحظہ ہوں:

محبوب وحبیب ہونے کا دعوی:

(۱۹۹۳ مارچ)اللہ جل شانہ کا فرمان ہوا:تم ہمارے محبوب (تو پہلے ہی سے) ہو اور اب حبیب بھی۔ (وارث فقر،صفحہ 170)

(۲۰۱۳)ایک مرتبہ فرمان ہوا:محبوبوں میں حبیب کوئی ہوتا ہے اور وہ تم ہو،محبوب ہر زمانے میں ہوتا ہے لیکن حبیب نہیں۔حبیب کوئی ہوتا ہے۔
(وارث فقر،صفحہ 172)

مشائخ واولیاء فیض یاب ہونگے:

(۱۹۹۳)اللہ تعالی کا فرمان ہوا" مشائخ،اولیا کرام،طالبین حق کی کثیر تعداد اور عوام الناس تم سے فیض یاب ہوگی۔ (وارث فقر،صفحہ 174)

باطنی مجتہد (وارث فقر،صفحہ 38)

***ہم نے تمھیں اپنا خلیفہ اور نائب بنایا ہے۔"**

(۲۰۱۴-۶-۱۲۔بروز جمعرات دن ساڑھے گیارہ بجے) میں نے دیکھا چند لوگ میرے متعلق گفتگو میں مصروف ہیں کہ مسعود احمد صدیقی کو ان کے مرشد سیدنا چادر والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے کیا کیا عطائیں فرمائیں اور کون کون سے القابات سے نوازا ہوا ہے پھر وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ کو "روح العالمین " کا لقب بھی عطا ہوا ہے۔تو میں کہتا ہوں کہ ہاں مجھے "روح العالمین " کا لقب عطا ہو چکا ہے۔اور پھر سوچتا ہوں کہ جیسے حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام "روح اللہ " ہیں۔اللہ جل شانہ نے یہ لقب ان کی وراثت سے عطا فرمایا ہے۔اسی طرح سیدنا حضرت موسی علیہ السلام " کلیم اللہ" ہیں کہ اللہ تعالی اپنے اس فقیر سے کلام فرماتا ہے۔یہ عطا آپ کی وراثت سے ہے۔سیدنا آدم علیہ السلام "صفی اللہ "(اللہ کے برگزیدہ بندے) ہیں۔اللہ نے اس فقیر کو اپنے برگزیدہ بندوں میں شامل فرمایا ہوا ہے۔سیدنا داود علیہ السلام خلفیۃ اللہ ہیں۔**اللہ تعالی نے اس فقیر کو اپنا خلیفہ فرمایا ہوا ہے۔اس وقت میں یہ دیکھتا ہوں کہ ایک**

تحریر میرے سامنے آئی اور تصدیق فرمائی گئی " ہم نے تمھیں اپنا خلیفہ اور نائب بنایا " سیدنا نوح علیہ السلام " نجی اللہ " (اللہ کے ہم راز) ہیں۔ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا" یہ (میرے اولیا) ہمارے دوستوں میں سے ہیں راز دان نہیں۔ تم ہمارے راز دان ہو اور ہمارے حبیبوں میں بھی ہو۔" یہ خاص عطا ہمارے آقا حضور نبی کریم روف الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ سے ہے کہ اللہ تعالی جب اپنے فضل و کرم سے کسی کو فنا و بقا سے نوازتا ہے تو ان (محبوبوں اور حبیبوں) میں سے جسے چاہے جیسا چاہے اپنا وارث بناتا ہے اور اسے اپنے انبیا و اولیا کی وراثت عطا فرماتا ہے۔ (وارث فقر، صفحہ 174)

فریدالعصر:

(۹۸-۱۱-۱۹) بروز جمعرات: سلسلہ کی ترقی کے لئے توجہ ہوئی اور بعد میں میرے نام کے ساتھ یہ لقب بھی با قاعدہ طور پر اوپر سے لکھا ہوا میرے سامنے آیا " **فریدالعصر حاجی صوفی مسعود احمد صدیقی لاثانی سرکار** " میں نے اسے بغور پڑھا اور سوچتا ہوں کہ یہ کرم حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے کئی سال پہلے فرما دیا تھا لیکن آج اللہ تعالی نے اپنی بارگاہ میں مکمل منظوری فرما کر اس لقب سے نواز دیا ہے۔ (وارث فقر، صفحہ 175)

وقت کا داتا: آج کے داتا آپ ہیں۔ (یعنی عصرِ حاضر میں میری ہی طرح کی ڈیوٹی اور عطائیں ہیں۔) (وارث فقر، 216)

ایسا دوسرا کوئی نہیں: حضرت امام مہدی تک نظر ڈال کر دیکھ لی آپ اس نوعیت کے آخری درویش (فقیر) ہیں۔ (وارث فقر، 223)

کوئی ثانی نہیں: (۱۴-۵-۲۲- بوقت تہجد) ہم تمھیں ایسا محبوب رکھتے ہیں کہ اس وقت روئے زمین پر تمہارا کوئی ثانی نہیں۔

(وارث فقر، صفحہ 88-187)

صدیق الفاروق کا لقب عطا ہوا۔ (وارث فقر، صفحہ 209)

انبیاء کرام علیہم السلام سے تعارف:

حضور ﷺ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے عظیم اجتماع سے (اپنے اس فقیر کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے) ارشاد فرمایا: **یہ ہے مسعود احمد صدیقی لاثانی سرکار۔** اس کا نام اچھی طرح یاد کر لو اور اس کو خوب اچھی طرح سے پہچان لو۔ (وارث فقر، صفحہ 201)

کوئی نہیں پہچان سکتا:

ایک دن میں اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا تھا۔ میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ اچانک دروازہ کھول کر تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ کے تشریف لاتے ہی میں تیزی سے اٹھ کر بیٹھتا ہوں تو اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ بیڈ پر تشریف فرما ہو جاتے ہیں، میں نے جلدی سے حضور پاک ﷺ کو جھک کر سلام پیش کیا تو **حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے زانو مبارک پر بٹھا لیا اور مجھے اپنے بازووں کے حصار میں لے کر محبت سے اپنے ساتھ لگا لیا۔ میرے چہرے کے بوسے لئے اور اپنا چہرہ مبارک میرے چہرے سے مس فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: کسی کو کیا معلوم کہ ہم تمھیں کتنا محبوب رکھتے ہیں۔**

یہ فرمانے کے بعد حضور پاک ﷺ نے اپنا بازو مبارک ہوا میں بلند کر کے ایک سمت میں دیکھتے ہوئے (پہلے سے قدرے بلند اور پر جوش) فرمایا: **''کوئی نہیں پہچان سکتا''** جب میں نے اس سمت دیکھا کہ میرے آقا کن سے مخاطب ہیں تو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کا **یہ فرمان انسانوں اور دیگر مخلوقات (جانداروں یعنی حیوانات و نباتات) کے لیے ہے۔** پھر حضور پاک ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک دوسری جانب کرتے ہوئے ہاتھ کے اشارہ سے مزید بلند اور پر جوش انداز میں ارشاد فرمایا: **کوئی نہیں پہچان سکتا کہ ہم انہیں کتنا محبوب رکھتے ہیں۔** جب میں نے دوسری سمت میں دیکھا کہ اب میرے آقا کن سے مخاطب ہیں تو معلوم ہوا کہ **آپ ﷺ کا یہ فرمان جنات اور فرشتوں کو تھا۔** اس کے بعد رخ انور تیسری سمت کرتے ہوئے اپنا بازو مبارک ہوا میں لہراتے ہوئے ہاتھ مبارک کا اشارہ کرتے ہوئے پہلے سے بھی زیادہ بلند آواز اور پر جوش انداز میں ارشاد فرمایا "! **کوئی نہیں پہچان سکتا کہ ہم انہیں کتنا محبوب رکھتے ہیں۔"** جب میں نے تیسری سمت یہ معلوم کرنے کے لیے غور کیا کہ یہ فرمان کن کو ہوا ہے تو پتہ چلا کہ **یہ فرمان اولیا اللہ اور فقراء کو ہوا ہے۔** اس وقت میرے ذہن میں یہ خیال گزرا کہ جو سات فقراء اس وقت موجود ہیں جو آپ ﷺ کے محبوب بھی ہیں۔ کیا وہ بھی نہیں سمجھ سکتے، تو آپ ﷺ نے میرے خیال کو فوراً جان کر ارشاد فرمایا "! ہاں یہ میرے محبوب فقراء بھی نہیں۔ **یہ صرف گمان کرتے ہیں کہ تمھیں ان سے صرف ایک درجہ اونچا مقام و مرتبہ عطا ہے یعنی امام الفقراء بنا دیا گیا ہے۔ لیکن اب یہ فقراء گمان بھی نہیں کر سکتے کہ ہماری بارگاہ میں تمھیں کتنی محبوبیت حاصل ہو چکی ہے۔** اس بشارت کے عطا ہونے کے بعد آپ ﷺ تشریف لے

گئے۔ (وارثِ فقر،صفحہ 84-183)

***حضور نبی کریم ﷺ کا اپنے قلب مبارک سے معرفت کا فیض عطا فرمانا**

(۱۲-۵-۲۰۰۰) رات تقریباً ایک بجے اللہ جل شانہ نے خاص کرم فرمایا۔ جب میں بستر پر سونے کے لیے لیٹا تو ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ہمارے آستانہ پر کوئی بزرگ ہستی تشریف لا رہی ہیں۔اور یہ سب مجھے جاگتے میں محسوس ہو رہا تھا۔ میں فوراً اٹھ کر کمرے سے باہر نکل آیا۔ دیکھا کہ میرے سامنے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پرواز کرتے ہوئے تشریف لائے۔ میں نے فوراً آگے بڑھ کر آپ کے قدموں مبارک کو اپنے ہاتھوں سے چھو کر سلام کیا"الصلوة والسلام علیك یا سیدنا ابراہیم خلیل الله "۔۔۔میں بہت ہی خوشی میں تھا کہ اسی اثنا میں میرے روف الرحیم آقا ﷺ بھی تشریف لے آئے۔آپ ﷺ نے کالا جبہ مبارک زیب تن فرمایا ہوا تھا۔۔۔میں دونوں عظیم ترین ہستیوں کی تشریف آوری پر بے حد خوش تھا۔اس وقت مجھے ایک ماہ پہلے آپ ﷺ کی جانب سے آنے والی بشارت یاد آئی کہ جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا" !جو آکھیں گا تیری منیا کراں گے(فکر نہ کر)"

میں نے اس فرمان کے پیش نظر حضور پاک ﷺ سے عرض کی کہ حضور آپ ﷺ نے اسطرح فرمایا تھا اب میری عرض ہے کہ آپ ﷺ آقائے کل، مختار کل ہیں میرا معاملہ کھول دیجئے . آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے (میری بات کی تائید میں) **میری عرض منظور کرتے ہوئے میری کمر میں ہاتھ ڈال کر نہایت محبت وشفقت بھرے انداز میں مجھے اپنے زانوئے مبارک پر بٹھالیا. پھر آپ نے جبہ مبارک کو اپنے سینہ مبارک سے ہٹایا اور جبہ سے مشابہ رنگ کے اپنے خاص گلاس میں (تقریباً تین چوتھائی سے زیادہ) سینہ اطہر سے مشروب انڈیل کر مجھے عنایت فرمایا.** میں نے اسے پی کر مزید عطا کے لیے عرض کی اس پر عطائے کل، **مختار کل میرے آقا ﷺ نے مسکرا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جانب معنی خیز نگاہوں سے دیکھا کہ پورا معرفت کا گلاس پی کر بھی مکمل ہوش وحواس میں ہے اور مزید کا سوال کر رہا ہے** تو میری طلب کی شدت کو دیکھتے ہوئے دونوں انبیا کرام علیہ السلام نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اشارے سے حضور پاک ﷺ کو فرمایا کہ اور عطا کر دیں میری بھی منظوری ہے . میرے آقا ﷺ نے اسی انداز سے اس جام کو اپنے قلب اطہر سے لگایا اور آپ ﷺ کے قلب اطہر سے وہ معرفت کا پانی اس جام میں انڈیلا اور مجھے عطا فرمایا جسے میں نے فوراً پی لیا. **جسے پینے سے مجھ پر اس کی لذت اور اپنے آقا ﷺ کی محبت کا مزید غلبہ ہونے لگا اور میں نے اپنے ہاتھوں اور آنکھوں کے اشارے سے ڈرتے ڈرتے مزید طلب کی خواہش کا اظہار کیا لیکن شرم کی وجہ سے خود ہی الٹے پاؤں پیچھے ہو گیا۔**

حضور پاک ﷺ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرف دیکھتے ہوئے آپ ﷺ **سے ارشاد فرمایا کہ یہ میرا کیسا عاشق اور محبوب امتی ہے کہ دو بھرے جام پی کر بھی ہوش میں ہے اور اب بھی مزید کی طلب کر رہا ہے**۔تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ہلکی سی حیرانگی کے انداز میں مسکرا کر فرمایا! واہ، واہ بہت خوب! کیسا امتی ہے۔ (وارثِ فقر،صفحہ 87-186)

غوث اعظم:

(۱۷-۳-۹۱) امام الواصلین حضور سیدنا غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت مبارک ہوئی۔۔۔مزید کرم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا! غوث ہوتا ہے اور پھر غوث الاغیاث ہوتا ہے اور پھر غوثِ اعظم بھی ہوتا ہے اور ہم غوث الاعظم ہیں، **میں نے آج تک یعنی اول (اپنے زمانہ) سے آخر تک (قیامت تک) جتنے بھی غوث، غوث الاغیاث اور غوث اعظم بنائے اور بنانے ہیں۔ میں نے ان سب پر تمہیں فضیلت دی اور سب سے زیادہ تمہیں محبوب بنایا۔ اور ان سب پر میں نے تمہیں اعظم کیا۔ جو راز ان پر نہ کھل سکے وہ تم پر کھلیں گے۔ اب میں آپ کو اعظم یعنی غوث اعظم کا خطاب دیتا ہوں** اس لیے کہ آپ کو ہر ایک نے نوازا ہے۔۔۔آپ نے انتہائی کرم فرماتے ہوئے پھر ارشاد فرمایا !تم میرے سب سے بڑے محبوب ہو۔ میں اس فرمان پر بھی بہت حیران ہوا۔ میں نے دست بستہ عرض کی !حضور کیا آپکے اولین محبوب خلفاء جو آپ نے ظاہری حیات میں بنائے سے لے کر قیامت تک جو بنیں گے ان سب سے۔(یعنی اول سے آخر تک) آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں !میں نے سب سے زیادہ تمہیں اپنا محبوب بنایا۔(اس وقت میرے ذہن مین تقریباً دس، بارہ مشہور معروف ہستیوں کے نام آئے جن کی حیران کن حد تک کرامتیں ہیں اور چاروں سلسلوں کے بھی مشہور اولیاء کاملین موجود ہیں۔ جن کے شجروں مبارک میں نام لکھے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سب کا (ایک ایک کر کے) نام لیکر عرض کی کہ کیا ان سے بھی اور ان سے بھی۔ میں جس بھی ہستی کا نام لیتا رہا آپ ہر بار اثبات میں سر مبارک ہلاتے

ہوئے ہاں فرما کر جواب دیتے رہے۔اور آخر میں فرمایا کہ ہاں، میں نے آج تک جتنے خلفاء اور محبوب بنائے تمہیں سب سے زیادہ محبوب اور اپنے سب خلفاء اور نائبین میں اعظم کیا۔ (وارث فقر،صفحہ 214)

حضرت ابوبکر کی خواہش:

(۲۰۰۸-۱۲-۱۶) ایک مرتبہ امیرالمومنین حضور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زیارت مبارکہ سے مشرف فرماتے ہوئے عطائے خاص سے نوازا۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آپ کے سامنے دست بستہ حاضر ہو کر سلام پیش کیا الصلوٰۃ والسلام علیك یاامیرالمومنین یا امام المتقین حضور سرکار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سرکار رضی اللہ عنہ نے خصوصی کرم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا! **میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے نام کے ساتھ میرا نام بھی لکھو۔** (وارث فقر،صفحہ 206)

جس کا یہ مولا اس کا علی مولا

(۹۳-۵-۲۹) نماز فجر کے بعد امیرالمومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فقیر کے کندھے پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر اہلِ محفل کو مخاطب کر کے پر جوش انداز میں اس فقیر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا! جس کا یہ مولا اس کا علی بھی مولا (اپنی ذات کی طرف اشارہ کر کے فرمایا)۔

(وارث فقر،صفحہ 210)

ید بیضا کے اختیارات:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ نے ولایت موسوی سے نوازا اور ید بیضاء کے اختیارات عطا فرمائے۔ (وارث فقر،صفحہ 203)

حضرت عیسیٰ کا شفا کا فیض:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ نے ولایت عیسوی سے نوازا اور شفاء کے فیض سے نوازا۔ (وارث فقر،صفحہ 203)

جزِ مصطفیٰ ﷺ:

حقیقت محمدی ﷺ کو سمجھنا کسی کے بس میں نہیں کیونکہ **حضور ﷺ کا یہ فقیر آپ سرکار ﷺ کا ایک جز ہے۔** چھوٹا سا ایک زرہ ہے۔وہاں کسی بھی چیز کی کوئی مثل نہیں ہے۔اب یہ زرہ جو آپ ﷺ کے وجود مبارک ہی کا حصہ ہے۔پورے وجود کی حقیقت کیسے بیان کر سکتا ہے۔یہ تو صرف وجود والا ہی بتا سکتا ہے کہ اس کے وجود کی یا وجود کے کس حصے کی کیا شان ہے۔آپ اپنی نسبت وقربت جسے چاہیں جتنی چاہیں عطا فرما دیں۔ (وارث فقر،صفحہ 183)

آخری حبیب فقیر:

آپ ﷺ کی بارگاہ میں بعض اوقات بڑے بڑے مشائخ فقیر حبیب کی شکل وصورت اختیار کر کے حاضر ہوتے ہیں۔۔۔اہل سلسلہ کے علاوہ مختلف دوسرے مشائخ کے بزرگوں اور ان کے وابستگان کو آپ ﷺ اور دیگر مقدس ہستیوں کی زیارت اس فقیر کی صورت میں ہو چکی ہے۔۔۔اللہ ورسول ﷺ کے اس فقیر پر ہر طرف سے یعنی اللہ جل شانہ اور حضور نبی کریم ﷺ کے علاوہ خلفاء راشدین رضوان اللہ اجمعین، آل رسول اور تمام سلاسل کے بڑے پیشواوں کی طرف سے عطائیں ہوتی گئیں کیونکہ صاحب اختیار ہستیوں کو حکم ہوا کہ یہ ہمارا (اللہ اور رسول کا) **آخری حبیب فقیر** ہے اسے سب عطاوں سے نواز دو کیونکہ دوسرا کوئی ایسا درویش اس وقت موجود نہیں ہے جو اس طرح معاملات اور اس کی باریکیوں کو سمجھ سکتا ہو، جیسے یہ (مسعود احمد صدیقی لاثانی سرکار) سمجھتا ہے۔ہم نے **اسے ہر قسم کے فیض کا مجموعہ بنانا ہے** اس طرح سب ہستیوں کی فل منظوری ہوئی کہ سب نے کہا ہمارا ابھی یہی نائب ووارث ہے، ہمارا بھی یہی نائب ووارث ہے۔

(وارث فقر،صفحہ 205)

حضور ﷺ کی زیارت فقیر حبیب کی شکل میں:

فقیر حبیب کو حضور پاک ﷺ کا خاص الخاص قرب اور محبوبیت حاصل ہونے کی وجہ سے اہل سلسلہ کے علاوہ مختلف دوسرے سلاسل کے بزرگوں اور ان کے وابستگان کو **بعض اوقات آپ ﷺ اور دیگر مقدس ہستیوں کی زیارت حبیب فقیر کی صورت میں ہوتی ہے۔** (وارث فقر،صفحہ 124)

دعوی نبوت کی طرف بطور اشارہ وکنایہ اقوال:

اس کتاب (وارث فقر) میں ایسی عبارات بھی موجود ہیں جن میں اشارۃ دعوی نبوت بھی موجود ہے، ان میں سے بعض عبارات درج ذیل ہیں:

(1) آپ نے پیچھے ملاحظہ فرمایا کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا دعوی کیا ہے (اس پر ہم تفصیلی گفتگو کر آئے ہیں) اور اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا دعوی دراصل اشارۃ دعوی نبوت ہے، بلکہ اس کے ضمن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی بھی مخالفت ہے۔ چنانچہ تفسیر عزیزی میں ہے ''ہمکلامی باخدائے عزوجل مختص است بملائکہ وانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام وغیر ایشان راہرگز میسر نمی شود، پس فرمائش ہمکلامی باخدا گویا فرمائش آن ست کہ ماہمہ راپیغمبران یا فرشتہاسازد'' ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی صرف انبیاء اور فرشتوں کے لئے خاص ہے علیہم الصلوۃ والسلام، ان کے علاوہ کسی دوسرے کو ہرگز میسر نہیں ہوتی۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کی فرمائش کرنا گویا کہ اپنے کو پیغمبروں اور فرشتوں میں شمار کرنا ہے۔ (فتح العزیز (تفسیر عزیزی)، تحت سورۃ البقرہ، آیت 118، جلد 1، صفحہ 296، مطبعہ محمدیہ کردید)

شرح عقائد جلالی میں ہے ''المکالمۃ شفاھا منصب النبوۃ بل اعلی مراتبھا وفیہ مخالفۃ لماھو من ضروریات الدین وھو انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل صلوۃ المصلین'' ترجمہ: اللہ عزوجل سے براہ راست کلام منصب نبوت بلکہ اس کے مراتب میں اعلی مرتبہ ہے تو اس کے دعوے میں بعض ضروریات دین **یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی مخالفت** ہے۔ (الدوانی علی العقائد العضدیہ، بحث توبہ سے قبل، صفحہ 106، مطبع مجتبائی، دہلی)

(2) اسی طرح حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کو اپنا وزیر کہنا دراصل دعوی نبوت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ یہ دونوں معزز فرشتے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر ہیں جیسا کہ سنن ترمذی، مستدرک للحاکم، فضائل الخلفاء الراشدین لابی نعیم وغیرہ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ فرمان موجود ہے (والنظم ھذا للاول) ''أما وزیرای من أھل السماء فجبریل ومیکائیل'' یعنی میرے آسمان کے دو وزیر جبرائیل ومیکائیل ہیں۔ (سنن ترمذی، ابواب المناقب، جلد 5، صفحہ 616، مصطفی البابی حلبی، مصر)

(3) وارث فقر کے صفحہ نمبر 244 پر ہے: ایک مرتبہ اللہ جل شانہ کا فرمان ہوا: جو تمہیں کسی بھی وجہ سے ڈرائے یا دھمکائے اس کے تمام اعمال ضائع ہو گئے اور وہ ہمارے غضب میں ہے۔

اس عبارت میں بھی اشارۃ دعوی نبوت موجود ہے کیونکہ اگر کسی نے بلا وجہ شرعی بھی اسے ڈرایا یا دھمکایا تو یہ کفر تو نہ ہوگا کہ اُس کے سارے اعمال ضائع ہو جائیں کیونکہ قرآن واحادیث سے ثابت ہے کہ گناہ کا ارتکاب کفر وارتداد نہیں ہے، بندہ مسلمان ہی رہتا ہے، اسی پر اہلسنت کا اجماع ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے ﴿وَ اِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔ (پارہ 26، سورۃ الحجرات، آیت 9)

یہاں آپس میں لڑائی کرنے کے باوجود انہیں مومن فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ گناہ، کفر نہیں ہے۔ شرح العقائد النسفیۃ میں ہے'' الامۃ بعد اتفاقھم علی ان مرتکب الکبیرۃ فاسق اختلفوا فی انہ مومن وھو مذھب اھل السنۃ الجماعۃ او کافر وھو قول الخوارج'' ترجمہ: امت کا اس پر تو اتفاق ہے کہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا فاسق ہے، اس میں اختلاف ہے کہ وہ مومن ہے (اور یہ اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے) یا کافر ہے (اور یہ خوارج کا قول ہے۔) (شرح العقائد النسفیۃ، ص 38-137، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

اور اعمال کی بربادی کفر وارتداد کی وجہ سے ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے ﴿وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں۔ (پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 217)

اور یہ تو ہمارے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے آداب میں قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ اگر کوئی آپ کی بے ادبی کرے تو اس کے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے جیسا کہ سورہ حجرات میں ہے ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نبی کو اس طرح نہ بلاؤ جیسے ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ کہیں تمہارے اعمال نہ ضائع ہو جائیں اور تمہیں شعور بھی نہ ہو۔ (پارہ 26، سورۃ الحجرات، آیت 2)

مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار کے دعوے، عبارات، بیانات پر قرآن وحدیث اور کتب فقہ کی روشنی میں واضح طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اس سے کفریہ، غیر شرعی اور بے ادبی والی باتیں سرزد ہوئی ہیں، جن سے اعلانیہ طور پر رجوع کرنا اور اعلانیہ طور پر توبہ وتجدید ایمان کرنا اس مسعود احمد صدیقی (المعروف لاثانی سرکار) پر لازم ہے۔ صاحب اقتدار حضرات پر لازم ہے کہ اس شخص کی کتابوں، ویڈیوز اور اس کی تائید پر مشتمل کتب و رسائل پر فی الفور پابندی عائد کریں اور ان کو انٹرنیٹ ویب سائیٹس اور مارکیٹ سے ختم کروائیں۔ اگر یہ توبہ نہ کرے اور ان کفریہ، گمراہ کن اور غیر شرعی دعووں اور باتوں پر مصر رہے تو حکومت وقت اس کے خلاف سخت قانونی کاروائی کر کے اس کو انجام تک پہنچائے۔

عام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس شخص کی کتب وتقاریر پڑھنے، سننے سے اجتناب کریں اور اس کی صحبت سے دور رہیں۔ جو لوگ اس کے مرید ہو چکے ہیں ان پر فرض ہے کہ اس سے جدا ہو جائیں، پھر ان مریدوں میں جو اس کی ان کفریہ اور غیر شرعی حرکات سے آگاہ تھے اور اس کے بعد مرید ہوئے یا بعد مریدی کے آگاہ ہوئے اور اس کی بیعت سے الگ نہ ہوئے، ان پر بھی فرض ہے کہ توبہ وتجدید ایمان کریں اور جو شادی شدہ ہیں وہ تجدید نکاح بھی کریں۔

مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار اگر اپنی تمام باتوں سے رجوع وتوبہ بھی کر لے تب بھی مسعود احمد صدیقی کو تقریر وتحریر کی اجازت نہ ہوگی اور نہ اس کی بیعت کرنا جائز ہوگا کیونکہ یہ ایک جاہل شخص ہے۔ اس نے خود اپنی کتاب میں اعتراف کیا ہے کہ نہ تو میں مدرسہ میں پڑھا ہوں اور نہ روحانی علم میں کسی استاد سے مدد حاصل کی ہے چنانچہ کتاب وارث فقر کے صفحہ نمبر 8 پر ہے: "اس فقیر نے کسی مدرسہ سے باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی۔ اور نہ ہی ان روحانی علوم کو حاصل کرنے میں کسی ظاہری استاد معلم سے مدد حاصل کی۔"

وارث فقر کے صفحہ نمبر 169 پر ہے: "(نومبر ۲۰۱۳) کسی نے مجھے ایک کتاب دی اور اس میں اولیا کرام کا تذکرہ تھا۔ رات کو جب میں نے کتاب پڑھنی شروع کی تو میرے سر میں درد شروع ہو گیا۔ اگلے دن پھر اسی طرح ہوا اور تیسرے دن بھی۔ تین دن تک یہی کچھ ہوتا رہا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ یا اللہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ تو اللہ جل شانہ کا فرمان ہوا"! کتابیں وہ پڑھے جس کا ہمارے ساتھ تعلق نہ ہو۔ جو کچھ پوچھنا ہو ہم سے پوچھو۔ تم ان حالات و مقامات سے گزر چکے ہو۔ تمہارا مقام اس سے آگے کا ہے دوسرا ظاہری علم نہ پڑھ، نہ دیکھ اور نہ ہی مثال دے۔ وقت ضائع نہ کرو، نیچے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ تم سالہا سال پہلے یہاں سے گزر چکے ہو۔"

مسعود احمد کی مذکورہ عبارت پر حکم شرعی

بنیادی طور پر علم کی دو قسمیں ہیں ظاہری اور باطنی۔ جب دونوں علوم کسی سے حاصل نہیں کئے اور گزشتہ تمام عبارات کو پڑھنے کے بعد یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس کے پاس علم لدنی بھی نہیں ہے کیونکہ اگر علم لدنی ہوتا تو یہ قرآن وحدیث کی مخالفت نہ کرتا اور کفریہ اقوال نہ کہتا بلکہ اس کی صفحہ نمبر 169 والی عبارت جو ابھی اوپر ذکر کی گئی ہے اس کے متعلق دیکھئے علماء کیا لکھتے ہیں چنانچہ امام علامہ یوسف بن ابراہیم اردبیلی شافعی (المتوفی 779ھ) فرماتے ہیں "لو قال اللہ یلھمنی ما احتاج الیہ من امر الدین فلا احتاج الی العلم والعلماء فمبتدع کذاب یلعب بہ الشیطان "ترجمہ: اگر کوئی کہے مجھے جس دینی مسئلہ کی حاجت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ مجھے الہام کر دیتا ہے، لہٰذا مجھے علم اور علماء کی حاجت نہیں، تو ایسا شخص بدعتی، کذاب ہے، شیطان اس کے ساتھ کھلواڑ کر رہا ہے۔ (الانوار لاعمال الابرار، جلد 3، صفحہ 286، دار الضیاء، کویت)

تو ثابت ہو گیا کہ یہ ایک جاہل شخص ہے لہٰذا بعد توبہ بھی اس کی بیعت جائز نہیں اور شرعی طور پر ایک پیر کے لیے چار شرطیں ضروری ہیں: (1) ایک یہ کہ سنی صحیح العقیدہ ہو۔ (2) دوسری شرط ضروری علم کا ہونا اس لئے کہ بے علم خدا کو نہیں پہچان سکتا۔ تیسری یہ کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنے والا ہو۔ (4) چوتھی اجازت صحیح متصل ہو (یعنی شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا ہو بیچ میں منقطع نہ ہو) جیسا کہ اس پر اہل باطن کا اجماع ہے۔

(ماخوذ از، فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 492، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ان چار شرطوں میں سے اگر ایک بھی کم ہوگی اس کا مرید ہونا جائز نہ ہوگا اگر کسی ایسے سے بیعت کی ہو تو اس بیعت کا توڑنا لازم ہے۔ مسعود احمد

صدیقی ان شرائط کا جامع نہیں ہے اس لیے اس کی بیعت جائز نہیں۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "من لم یحفظ القراٰن و لم یکتب الحدیث لایقتدی به فی هذا الامر لان علمنا هذا مقید بالکتاب و السنة "ترجمہ: جس نے نہ قرآن یاد کیا، نہ حدیث لکھی (یعنی جو علم شریعت سے آگاہ نہیں) طریقت کے معاملے میں اس کی اقتدا نہ کی جائے، کہ ہمارا یہ علم طریقت بالکل کتاب و سنت کا پابند ہے۔

(الرسالۃ القشیریۃ، صفحہ 20، مصطفٰے البابی، مصر)

سید الاولیاء حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں" لو نظر تم الی رجل اعطی من الکرامات حتی یرتقی فی الهواء فلا تغترّوا به حتی تنظروا کیف تجد ونه عند الامر و النهی و حفظ الحدود وآداب الشریعة "ترجمہ: اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ ایسی کرامات اسے دی گئی ہیں کہ ہوا پر چار زانو بیٹھ سکے، تو اس سے فریب نہ کھانا، جب تک یہ نہ دیکھو کہ فرض و واجب و مکروہ وحرام ومحافظتِ حدود و آدابِ شریعت میں اس کا حال کیسا ہے۔ (الرسالۃ القشیریۃ، صفحہ 15، مصطفٰے البابی، مصر)

حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"اذا وجدت فی قلبه بغض شخص اوحبه فاعرض افعاله علی الکتب والسنة فان کانت محبوبة فیهما فاحبه و ان کانت مکروهة فاکرهه لئلا تحبه بهواك وتبغضه بهواك قال الله ﴿ولا تتبع الهوی فیضلک عن سبیل الله﴾ ترجمہ: جب تو اپنے دل میں کسی کی دشمنی یا محبت پائے تو اس کے کاموں کو قرآن وحدیث پر پیش کر، اگر ان میں پسندیدہ ہوں تو ان سے محبت رکھ اور اگر ناپسند ہوں تو کراہت کر، تاکہ تو اپنی خواہش سے نہ کوئی دوست رکھے نہ دشمن۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خواہش کی پیروی نہ کر کہ تجھے بہکا دیگی خدا کی راہ سے۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ 39، مصطفٰے البابی، مصر)

سبع سنابل میں ہے" چند شرائط می دان که بے آں شرائط اصلا پیری مریدی درست نیست یکے آنکه پیر مسلك صحیح داشته باشد دوم آنکه پیردرادائے حق شریعت قاصر و متهاون نبا شد سوم آنکه پیرراعقائد درست بود موافق مذهب سنت و جماعت پیری مریدی بے ایں سه شرائط اصلا درست نیست "ترجمہ: پیری مریدی چند شرائط پر مبنی ہے جن کے بغیر پیری مریدی صحیح نہیں ان شرائط میں پہلی شرط یہ ہے کہ پیر مسلک صحیح رکھتا ہو، دوسری شرط یہ ہے کہ پیر حقوق شرعیہ ادا کرنے میں کم ہمت نہ ہو اور تیسری شرط یہ ہے کہ پیر کے عقائد مذہبِ اہلسنت و جماعت کے مطابق درست ہوں۔ یہ وہ شرطیں ہیں جن کے بغیر پیری و مریدی ہرگز صحیح نہیں ہوسکتی۔

سبع سنابل میں پیر کی شرائط بیان کرنے کے بعد کہا گیا" مرید که پیر رابایں ہر سه شرائط موصوف یابد بیعت بااو کند که جائزو مستحسن است و اگر درپیر ازیں ہر سه شرائط یکے مفقود بود بیعت بااو جائز نه باشد و اگر کسے از سبب نادانی باوبیعت کرده باشد باید که ازاں بیعت بگردد "ترجمہ: غرض یہ کہ مرید جب پیر کو ان تینوں شرطوں کا جامع پائے تو اب اس کے ہاتھ پر بیعت کرے کہ جائز و مستحسن ہے اور اگر ان شرطوں میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو اس سے بیعت جائز نہیں بلکہ اگر کسی نے نادانستہ ایسے پیر سے بیعت کر لی تو اس پر اس بیعت کا توڑ دینا لازم ہے۔ (سبع سنابل، صفحہ 39، 40، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ، لاہور)

شیخ الاسلام امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سبع سنابل کے حوالے سے لکھتے ہیں:" پیر کو عامل باعمل ہونا ضروری ہے شریعت کی مقرر فرمودہ عبادات و احکام میں کوتاہی اور سستی کو دخل نہ دے اب اگر کوئی شخص عبادات (وفرائض وواجبات، سنن ومستحبات، محرمات ومکروہات) سے واقف نہیں تو ظاہر ہے کہ وہ ان پر عمل نہ کر سکے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ حدِ شریعت سے گر جائے گا اور اب پیر بننے کا اہل نہ رہے گا۔ اس لئے جو شخص مقامِ حقیقت سے گرتا ہے شریعت پر ٹھہر جاتا ہے اور جو شخص شریعت سے گرتا ہے وہ گمراہی میں پڑ جاتا ہے اور گمراہ آدمی پیری کے قابل نہیں۔ پھر جو درویش مرجع خلائق ہو اس پر شریعت کے احکام کی احتیاط فرض ولازم ہو جاتی ہے لہٰذا اس پر فرض ہے کہ شریعت کے آداب و مستحبات میں سے بھی کسی ادب و مستحب سے غافل نہ رہے اور اسے فوت نہ ہونے دے کہ یہ چیز مریدوں کی گمراہی کی سند ہو جاتی ہے اور مریدین اسے حجت بنا کر کہتے ہیں کہ ہمارے پیر صاحب نے تو یہ کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گمراہ و گمراہ کن بن جاتے ہیں۔" (فتاوٰی رضویہ، جلد 21، صفحہ 567، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

خلاصہ کلام: کتاب "وارث فقر" کا غیر عالم کو پڑھنا، سننا، سنانا اور چھاپنا حرام ہے۔ "وارث فقر" کتاب اور اس شخص کے متعلق لکھی گئی دیگر کتب

ورسائل اوراس کے ویڈیوز،آڈیوز بیانات پرفوراپابندی لگائی جائے اوراس کتاب کا مصنف مسعوداحمدصدیقی المعروف لاثانی سرکار جاہل وفاسق،سخت گمراہ ،گمراہ گراورخودہی اپنے ہاتھوں اپنے ایمان کوضائع کرنے والا بے دین ہے،جس کی بناء پراس کی بیعت ناجائزوحرام ہے،جن اشخاص نے اس کی بیعت کی ہے ان پرلازم ہےفورابیعت توڑدیں۔صوفی مسعوداحمدصدیقی (المعروف لاثانی سرکار) کے متعلق جوشرعی حکم تھاعلماءکرام نے اپنافریضہ سمجھتے ہوئے امت مسلمہ کو آگاہ کردیاہے کہ موجودہ دورکایہ بہت بڑافتنہ ہے،جس سے قولاوتحریراکفریات اورغیرشرعی امورسرزدہوئے ہیں،جن کی بناءپرنہ وہ پیربننے کے قابل ہےاورنہ ہی اسے پیریاصوفی سمجھناجائز، بلکہ یہ توصوفیاءکرام کی تعلیمات کے بالکل مخالف ہے۔علماءکرام ومفتیان عظام نےقرآن وحدیث کی روشنی اس کےعقائد ونظریات کی تردیدثابت کردی ہےلہٰذاہرمسلمان پرلازم ہےکہ ان شرعی احکام کےسامنےسرتسلیم خم کردے۔علماءکرام اورمشائخ عظام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے دروس وخطبات کےذریعہ عامۃ الناس کواس کےعقائدونظریات سےآگاہ کریں تاکہ لوگ اس کےمکروفریب سےمحفوظ رہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واللّٰہ اعلم ورسولہ عزوجل و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

(۱) (مفتی)محمدعمران حنفی
جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہولاہور

(۲) (مفتی)محمداکمل قادری
جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور

(۳) (مفتی)محمدسعیدقادری
جامعہ فخرالعلوم داروغہ والالاہور

(۴) (مفتی)محمدضمیراحمدمرتضائی
جامعہ ہجویریہ داتادربار

(۵) ڈاکٹرمفتی محمدحبیب قادری
ناظم اعلیٰ المرکزالاسلامی شادباغ لاہور

(۶) (مفتی)محمدندیم قمر
جامعہ فاطمیہ مغل پورہ لاہور

(۷) (مفتی)محبوب احمدشرقپوری
جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ لاہور

(۸) مولانامفتی رضائےمصطفیٰ نقشبندی
جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور

(۹) (مفتی)ابواطہرمحمداظہرمدنی
دارالافتاءفیضان شریعت مناواں لاہور

(۱۰) (مفتی)ابومحمدمحمدہاشم
دارالافتاءجامعہ انوارالقرآن لاہورکینٹ

(۱۱) (مفتی)محمدفیصل جماعتی
جامعہ حنفیہ بھاٹی گیٹ لاہور

(۱۲) (مفتی)سیدعلی زین العابدین کرمانی
دارالافتاءجامعہ مدینۃ العلم،آستانہ عالیہ حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ،لاہور

(۱۳) (مفتی)محمدفیصل رضاقادری
(۱۴) (مفتی)محمدشفیق نقشبندی
الصادق الامین اسلامک سینٹرکینال بنک اسکیم لاہور

(۱۵) (مفتی)خلیل احمدیوسفی
جامعہ یوسفیہ چائنہ اسکیم لاہور

(۱۶) مفتی محمدکریم خان
جامعہ علمیہ اچھرہ لاہور

(۱۷) مفتی مسعودالرحمٰن نعیمی
جامعہ حنفیہ محمدپورہ اچھرہ لاہور

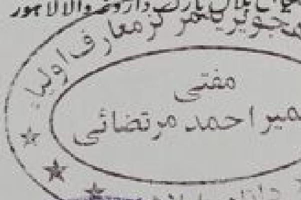
(۱۸) حافظ عبدالستارسعیدی

کے ویڈیوز، آڈیوز بیانات پر فوراً پابندی لگائی جائے۔ اور اس کتاب کا مصنف مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار جاہل و فاسق، سخت گمراہ، گمراہ گر اور خود ہی اپنے ہاتھوں اپنے ایمان کو ضائع کرنے والا بے دین ہے، جس کی بناء پر اس کی بیعت ناجائز و حرام ہے، جن اشخاص نے اس کی بیعت کی ہے ان پر لازم ہے فوراً بیعت توڑ دیں اور مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار پر لازم ہے اعلانیہ توبہ و تجدید ایمان کرے۔ نوٹ: قرآن و حدیث اور عبارات فقہاء سے مدلل تفصیلی فتوی ہمراہ لف ہے۔۔۔۔۔۔۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(۱) (مفتی) محمد عمران حنفی
جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

(۲) (مفتی) محمد اکمل قادری
جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور
۵ شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۲ اپریل ۲۰۱۸

(۳) (مفتی) محمد سعید قادری
جامعہ فخر العلوم داروغہ والا لاہور
جامعہ فخر العلوم مرتضائیہ نقشبندیہ
دار الافتاء
میاں بلال پارک داروغہ والا لاہور



(۴) (مفتی) محمد ضمیر احمد مرتضائی
جامعہ ہجویریہ داتا دربار



(۵) ڈاکٹر مفتی محمد حبیب قادری
ناظم اعلیٰ المرکز الاسلامی شادباغ لاہور



(۶) (مفتی) محمد ند
جامعہ فاطمیہ مغل پورہ لاہور

(۷) (مفتی) خلیل احمد یوسفی
جامعہ یوسفیہ چائنہ اسکیم لاہور
دار الافتاء
جامعہ یوسفیہ

(۸) مولانا مفتی رضائے مصطفیٰ نقشبندی
جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور



(۹) (مفتی) ابو اطہر محمد اظہر مدنی
دار الافتاء فیضان شریعت مناواں لاہور

(۱۰) (مفتی) محمد فیصل جماعتی
جامعہ حنفیہ بھاٹی گیٹ لاہور



(۱۱) (مفتی) ابو محمد محمد ہاشم
دار الافتاء جامعہ انوار القرآن لاہور کینٹ

(۱۲) (مفتی) سید علی زین العابدین کرمانی
دار الافتاء جامعہ مدینۃ العلم، آستانہ عالیہ حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ، لاہور

(۱۳) (مفتی) محمد فیصل رضا قادری

(۱۴) (مفتی) محمد شفیق نقشبندی
الصادق الامین اسلامک سینٹر کینال بنک اسکیم لاہور

(۱۵) (مفتی) محبوب احمد شرقپوری
جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ لاہور



(۱۶) مفتی محمد کریم خان
جامعہ علمیہ اچھرہ لاہور

(۱۷) مفتی مسعود الرحمن نعیمی
جامعہ حنفیہ محمد پورہ اچھرہ لاہور